جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بفیضِ روحانی شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین
حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

سلسلۂ کتاب بزبان اردو:۱۰۶　　سلسلۂ اشاعت بزبان اردو:۳۰

نام کتاب: مکائدالشیطان
اردو نام: شیطان کا مکروفریب اوران کا علاج
تالیف: امام حافظ ابن ابی الدنیا(۲۰۸-۲۸۱ھ)
ترجمہ وتحقیق: مولانا محمد کہف الوریٰ رضوی مصباحی
تصحیح وتصدیق: مفتی محمود علی مشاہدی مصباحی دام ظلہ العالی
استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور، اعظم گڑھ
باہتمام: محمد بشارت علی صدیقی اشرفی، جدہ-حجاز مقدس
ناشر: اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد، دکن
پہلا ایڈیشن: ۱۴۳۹ھ/ ۲۰۱۸ء
(عرس حافظ ملت حضرت علامہ عبدالعزیز اشرفی مبارکپوری)
صفحات: ۶۴
ہدیہ:

(ملنے کے پتے)

☆..... سُنّی پبلی کیشنز، دریا گنج، دہلی- 09867934085
☆..... اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد- 09502314649
☆..... مکتبہ انوار مصطفیٰ، مغل پورہ، حیدرآباد- 09966352740
☆..... مکتبہ نورالاسلام، شاہ علی بنڈہ، حیدرآد- 09966387400
☆..... مکتبہ شیخ الاسلام، احمدآباد، گجرات- 09624221212
☆..... عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد- 09440068759
☆..... مترجم کتاب- 08115769178

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	انتساب	۶
۲	عرض ناشر	۷
۳	عرضِ مترجم	۹
۴	تقریظِ جلیل	۱۲
۵	تقدیم	۱۴
۶	حالاتِ مصنف	۱۸
۷	جنات کی قسمیں	۲۱
۸	جنات کی ہیئت اور شکل	۲۱
۹	ابلیس کا بچھونا	۲۲
۱۰	جنات کا عورتوں کے پیچھے لگنے سے منع کرنا	۲۲
۱۱	شیطان کے مکروفریب سے بچنے والا	۲۴
۱۲	بھوت کو دیکھ کر کیا کرنا چاہیے	۲۵
۱۳	"آیت الکرسی" شیطان سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے	۲۶
۱۴	"آیت الکرسی" مریضوں کے لیے دوا ہے	۲۹
۱۵	شیطان پر قرآن کا اثر	۳۰
۱۶	مؤمن کا شیطان لاغر اور کمزور ہوتا ہے	۳۰
۱۷	مومن اور شیطان کے درمیان جھگڑا	۳۰

۱۸	شیطان اورانسان کا دل	۳۱
۱۹	کلمہ "لا اله الا الله" دل سے شیطان کو بھگا دیتا ہے	۳۱
۲۰	انسان کے کس حصہ میں شیطان رہتا ہے	۳۲
۲۱	کیا زلزلے شیطان کی وجہ سے آتے ہیں؟	۳۲
۲۲	بڑے شیطان کا مکروفریب	۳۲
۲۳	"ولہان" وضو کا شیطان ہے	۳۲
۲۴	عالم، شیطان پر عابد سے زیادہ بھاری ہے	۳۳
۲۵	ابلیس جن کا باپ ہے	۳۴
۲۶	ابلیس کے رونے کی آواز (اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے)	۳۴
۲۷	ابلیس اوراس کا کنبہ	۳۵
۲۸	کون سا فریب اور دھوکا ابلیس کو زیادہ محبوب ہے	۳۶
۲۹	عورت ابلیس کا ایسا تیر ہے جو کبھی خطا نہیں کرتا	۳۶
۳۰	انتہائی غصہ شیطان کا پھندا ہے	۳۷
۳۱	دنیا شیطان کا جال ہے	۳۷
۳۲	کیا شیطان انسان کی رگوں میں گردش کرتا ہے؟	۳۷
۳۳	ابلیس کی سب سے بڑی چال بازی	۳۸
۳۴	ابلیس کا اپنے رب سے گفتگو کرنا	۳۸
۳۵	حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ شیطان کا مکروفریب	۳۹
۳۶	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ شیطان کا مکروفریب	۴۱
۳۷	حضرت ایوب علیہ السلام کے ساتھ شیطان کا مکروفریب	۴۲
۳۸	حضرت ذوالکفل علیہ السلام کے ساتھ شیطان کا مکروفریب	۴۳
۳۹	حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے ساتھ شیطان کا مکروفریب	۴۴
۴۰	حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ شیطان کا مکروفریب	۴۵

۴۱	قارون کے ساتھ شیطان کا مکروفریب	۴۷
۴۲	بندوں کے ساتھ شیطان کا مکروفریب	۴۸
۴۳	ایک راہب کے ساتھ شیطان کا مکروفریب	۴۹
۴۴	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شیطان کا مکروفریب	۵۰
۴۵	حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شیطان کا مکروفریب	۵۰
۴۶	حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شیطان کا مکروفریب	۵۱
۴۷	عبداللہ بن حنظلہ اور شیطان	۵۱
۴۸	جانکنی کے وقت شیطان کی چال بازیاں	۵۲
۴۹	نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شیطان کا مکروفریب	۵۲
۵۰	شیطان کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جلانے کا ارادہ	۵۳
۵۱	ملعون ہونے سے پہلے ابلیس کا نام	۵۳
۵۲	کیا ابلیس اشراف ملائکہ سے تھا؟	۵۴
۵۳	حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کے درمیان مکالمہ	۵۴
۵۴	جنات سے اللہ تعالیٰ کے فرشتے مومنوں کی حفاظت کرتے ہیں	۵۵
۵۵	شیطان کا سرمہ اور اس کا تھوک	۵۶

انتساب

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

❊❊❊

غوث اعظم سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

❊❊❊

ہم شبیہ غوث اعظم سید علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

❊❊❊

مجدد اعظم امام احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

❊❊❊

محدث اعظم سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

❊❊❊

سرکار کلاں سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

❊❊❊

شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین
حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

❊❊❊

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جو تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ بعد حمد خدائے تعالی، بے شمار درود وسلام صاحبِ لولاک، رسول پاک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر، ان کے اہل بیت پر اور ان کے محبوب اصحاب وائمۂ شریعت وطریقت پر۔

"شیطان کا مکر وفریب اور ان کا علاج" محدث ابن ابی الدنیا علیہ الرحمہ کی کتاب کا پہلا اردو ترجمہ ہے۔ آپ نے بڑے ہی دل کش اور علمی انداز میں یہ کتاب عربی زبان میں مرتب کی ہے۔ موجودہ دور میں اس کی اہمیت وافادیت کا اندازہ لگاتے ہوئے میں نے چاہا کہ یہ کتاب برِّصغیر کے اردو خواں اہل ذوق کی خدمت میں پیش کی جائے۔ میری اس خواہش اور اہم علمی ودینی ضرورت کے پیش نظر حضرت مولانا محمد کہف الوریٰ رضوی مصباحی نے اس کتاب کا اردو زبان میں انتہائی شستہ، سلیس اور رواں ترجمہ کیا۔ ساتھ ہی اس میں وارد نصوص کی تخریج کی اور ضروری مقامات پر بیش قیمت حاشیہ بھی لگایا جس سے کتاب کی افادیت دوبالا ہوگئی۔

میں ممنون ومشکور ہوں ادیب اسلام حضرت علامہ مفتی محمود علی مشاہدی مصباحی مدظلہ العالی، استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کا جنھوں نے کتاب پر نظر ثانی فرمائی، ساتھ ہی ایک گراں قدر تقدیم رقم فرما کر اس کی اہمیت کو اجاگر کر دیا۔

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن نے اپنے اشاعتی منصوبوں کے تحت الحمد للہ! مختلف اہم عربی کتب ورسائل کا اردو ترجمہ کرانے کی سعادت حاصل کی ہے، یہ کتاب اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن کی ۸۶ ویں پیش کش ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک ﷺ کے وسیلہ

جلیلہ سے اس خدمت قلیلہ کو قبول فرمائے، ہر کام کو پائے تکمیل تک پہنچائے، ناشرین و اراکین ''اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن'' کو مزید دینی وعلمی خدمت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور احباب اہل سنت کے لیے اس کتاب کو نفع وفیض بخش بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

فقیر غوثِ جیلاں وسمناں
محمد بشارت علی صدیقی اشرفی
جدہ شریف، حجاز مقدس
۱۴۳۹ھ/ ۲۰۱۸ء

عرضِ مترجم

الحمد لله الذي خص بالنعمة عباده المهديين، والصلوٰة والسلام على رسوله الذي جعلهٗ خاتم النبيين، وعلىٰ آله وأصحابه الذين قاموا بأمور الدين و وصلوا إلى أعلى عليين.

اللہ تعالیٰ جل وعلا کا بے پناہ فضل وکرم ہے کہ اس نے مجھے علم دین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور والدین کریمین کی دعاؤں کا ثمرہ اور مشفق اساتذۂ کرام کی جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ الجامعۃ الاشرفیہ جیسی عظیم دینی واسلامی دانش گاہ میں علم حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

جامعہ اشرفیہ اپنی دینی وملی خدمات کے پیشِ نظر ہندو پاک ہی نہیں بلکہ پورے عالمِ اسلام میں مشہور ومعروف ہے۔ یہاں کے فارغ التحصیل طلبہ پوری دنیا میں تحریر وتقریر، تصنیف وتالیف اور دعوت وتبلیغ کے ذریعہ دین وسنیت کی خدمات انجام دے کر جامعہ اشرفیہ کے منارۂ عظمت کے تحفظ وبقا کا اہم فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

جامعہ اشرفیہ کے کچھ باذوق طلبہ ہر سال جشن دستار بندی کے پر بہار موقع پر کوئی مستقل کتاب، یا کسی رسالہ کی ترجمہ نگاری کے ذریعہ اپنی قلمی کاوش منظر عام پر لاتے ہیں۔ چناں چہ میرے جذبہ وشوق نے مجھے بھی کسی عربی رسالہ کا ترجمہ کرنے پر ابھارا، میں نے **حضرت مولانا بشارت علی صدیقی صاحب** سے اس سلسلے میں رابطہ کیا، ان کی جانب سے مجھے محدثِ جلیل ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شاہکار رسالہ بنام "مکائد الشیطان" حاصل ہوا۔ رسالہ کا کوئی قابلِ اعتماد نسخہ فراہم نہ ہوسکا۔ لیکن حتی الامکان چند نسخوں سے مقابلہ کرنے کے بعد جو صحیح نسخہ سامنے آیا اسی پر اعتماد کرتے ہوئے ترجمہ کیا گیا۔ ترجمہ سلیس، آسان، عام فہم اور بامحاورہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے، تاکہ عام اردو داں بھی اس سے مستفید

ہوسکیں۔احادیث کی تخریج کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، تاکہ اصحابِ علم ودانش اصل مصادر ومراجع تک بہ آسانی پہنچ سکیں۔لیکن کچھ احادیث تلاش بسیار کے باوجود نہ مل سکیں۔

میں بے حد ممنون ومشکور ہوں **حضرت مولانا بشارت علی صدیقی صاحب** (خلیفۂ حضور شیخ الاسلام مدنی میاں دام ظلہ العالی و بانی اسلامک اشرفی فاؤنڈیشن) کا جو ایک عالم دین ہونے کے ساتھ قوم وملت کے سچے ہمدرد اور عوام اہلِ سنت کے بہی خواہ بھی ہیں۔آپ نے اس اہم رسالہ کی طباعت کا کام اپنے ذمہ لے کر مجھ ناچیز پر کرم فرمایا۔مولیٰ کریم سے دعا ہے کہ رب قدیر ان کی دینی وملی خدمات کو شرف قبول بخشے۔(آمین)

میں شکر گذار ہوں **حضرت علامہ مفتی شمس الہدیٰ مصباحی صاحب قبلہ** (خلیفۂ حضرت برہانِ ملت علیہ الرحمہ) کا جنھوں نے کثیر تبلیغی دورے اور تدریسی وتصنیفی مصروفیات ومشاغل کے باوجود اس رسالے کا چیدہ چیدہ مقامات سے مطالعہ فرما کر چند مغلق مقامات اور پیچیدہ عبارتوں کی عقدہ کشائی فرمائی اور رسالہ کا اردو نام "**شیطان کا مکر وفریب اور ان کا علاج**" تجویز فرما کر ایک گراں قدر تقریظ تحریر فرمائی اور حقیر کو دعاؤں سے بھی نوازا۔

میں **حضرت مفتی محمود علی مشاہدی مصباحی صاحب قبلہ** کے احسانات سے سبک دوش نہیں ہوسکتا، جنھوں نے اپنی بے پناہ تدریسی وتحریری مصروفیات کے باوجود اول تا اخیر دقت نظر سے اس کی تصحیح فرمائی اور تخریج احادیث میں میری رہنمائی کرتے ہوئے ایک گراں قدر مقدمہ رقم فرما کر رسالہ کے حسن کو دوبالا فرمایا۔

مولانا عبد المبین، مولانا محمد عظیم اور مولانا محمد رضوان نے تبییض و پروف ریڈنگ کی خدمت انجام دے کر میرا تعاون کیا۔اور ہر طرح سے میرا ساتھ دیا اس لیے میں ان کا بھی شکر گزار ہوں۔

اس پر مسرت موقع پر میں اپنے والدین کریمین اور برادران کبیر **صدر العلیٰ ونور الہدیٰ** کو یاد کیے بغیر نہیں رہ سکتا، جنھوں نے اس پر خطر راہ میں مجھے حوصلہ وہمت سے نوازا اور اپنی بے لوث قربانیوں کے ذریعہ میرے تعلیمی سفر کو آسان فرمایا۔

التماس: اخیر میں تمام قارئین کرام خصوصاً علماے عظام سے التماس کرتا ہوں کہ ترجمہ وتخریج میں کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں تا کہ آیندہ ایڈیشن میں تصحیح کی جاسکے۔

از: محمد کہف الوریٰ قادری مصباحی
مقام: ملت نگر، مہدیا موڑ، اترولہ، ضلع بلرامپور (یوپی)
متعلّم الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور، اعظم گڑھ (یوپی)
Mob: 8115769178

تقریظِ جلیل

مفتی شمس الہدیٰ مصباحی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ و علی جمیع من والاہ و بعد.

الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور (یوپی) انڈیا، میں قرطاس وقلم کا جوشعور روز بروز ارتقا کی منازل طے کرتا جارہا ہے، وہ جماعت اور مسلک کے لیے کافی خوش آیندہ ہے۔ درجۂ فضیلت اول ودوم کے طلبہ مجموعی اور انفرادی طور پر کتب مہمہ کی نشر واشاعت کے میدان میں قابلِ فخر اور لائق تقلید ہیں۔

عزیزم ومحبم **مولانا محمد کہف الوریٰ رضوی مصباحی سلمہ الباقی** نے اپنی دستار فضیلت بموقع عرس عزیزی یکم جمادی الآخرہ ۱۴۳۹ھ پر حافظ محدث فقیہ ابن ابی الدنیا کی "مکائد الشیطان" کا سلیس اردو ترجمہ **"شیطان کا مکر وفریب اور ان کا علاج"** کی شکل میں ایک قیمتی تحفہ آپ کے ہاتھوں میں دیا ہے۔ امید ہے کہ آپ اسے قبولیت سے اور موصوف کو دعاؤں سے نوازیں گے۔ جامعہ کے باصلاحیت اور مؤقر استاذ، عزیز گرامی حضرت مولانا مفتی محمود علی مشاہدی مصباحی زید مجدہ نے چوں کہ کتاب کا مطالعہ فرمالیا ہے۔ اس لیے اس پر کچھ تحریر کرنے کے لیے میں نے کتاب کو باضابطہ مطالعہ کی ضرورت محسوس نہ کی۔

اس موضوع پر ابن اثیر کی "آکام المرجان" سمیت کئی کتابیں حیطۂ تحریر میں لائی گئیں مگر "مکائد الشیطان" کی اپنی ایک خاص شان اور پہچان ہے۔ اس میں جن، شیطان، بھوت پریت کی فریب کاریاں اور ان کا مؤثر علاج احادیث کریمہ اور معتبر روایات و

واقعات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ جنات کی مختلف شکل وصورت ان کے اقسام وانواع، کنبہ، قبیلہ اور ان کے نام، کام۔ ابلیس کا نام پہلے نائل یا عزازیل تھا، راندۂ درگاہ ہونے کے بعد ابلیس نام پڑا، اس سے وجہ تسمیہ بھی واضح ہوگئی۔ یہ افضل فرشتوں میں تھا حتیٰ کہ امام احمد رضا قدس سرہ جیسے مدققین نے اسے معلم الملکوت بھی لکھا ہے۔

ابلیس ابوالجن ہے۔ سالوں قبل میں نے طلبہ میں جستجو کی ترغیب دلائی کہ سیدنا آدم علیہ السلام ابوالبشر ہیں اور حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام البشر ہیں اور ابلیس کو ابوالجن کہا گیا تو ام الجن کون ہے؟ چند سال پہلے درجہ تحقیق کے محجم مولانا محمد سرور اعظمی سلمہ نے محدث دہلوی جیسے کئی محققین کے حوالہ سے ثابت کیا کہ ام الجن کا نام نائلہ یا مارج ہے۔

شیطان نے بڑی بڑی اہم ترین ہستیوں کی نیکیوں کو ملیا میٹ کیا ہے۔ اچھے خاصے صوفیاے کرام بھی اس کی چال میں پھنس کر تباہ وبرباد ہوگئے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کے مطابق جن کے سایہ سے بھی شیطان بھاگتا تھا۔ انھیں بھی اپنے دام فریب میں لینے کی انتھک کوشش کی، حتیٰ کہ سید الانبیاء خاتم پیغمبراں علیہ الصلاۃ والسلام جن کی صحبت پاک کی برکت سے ان کا شیطان بھی ایمان لے آیا۔ کما رواہ البخاری فی صحیحہ۔ مگر اس بارگاہِ عالی جاہ میں بھی مکر وفریب سے نہ چوکا پھر ہم آپ کس کھیت کی مولی ہیں، اس لیے ہمیں ہمہ دم شیطان کے خلاف کمر بستہ رہنا ضروری ہے۔ اور اہلِ سنت کی غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا تو نعرہ ہی ہے، "شیطان کے خلاف جنگ جاری رہے گی۔" ان شاء اللہ عزوجل۔

خدائے پاک ہمیں اور آپ کو حسن توفیق سے نوازے اور مولانا محمد کہف الوریٰ سلمہ کی اس سعی کو مشکور بنائے۔ مزید خدماتِ دین متین کی توفیق رفیق دے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ أفضل الصلاۃ والتسلیم.

دعا گو:

شمس الہدیٰ عفی عنہ

خادم علم شریف الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ

۱۱ ربیع الغوث شریف ۱۴۳۹ھ

تقدیم

مفتی محمود علی مشاہدی مصباحی مدظلہ العالی

حامدًا ومصلیاً ومسلمًا

اللہ رب العزت کا بے پایاں کرم واحسان ہے کہ اس نے ہمیں ایمان واسلام کی دولت گراں بہا سے سرفراز کیا اور اپنے حبیب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہونے کا شرف بخشا جن کی تعلیمات اور اخلاق وعادات آج بھی مینارۂ نور ہیں اور صبح قیامت تک گم گشتگانِ راہ ہدایت اس کی ضیابار کرنوں سے منور ہوتے رہیں گے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے، برے خیالات اور طرح طرح کے شکوک وشبہات انسان کے دل میں ڈالتا ہے، مسلمان کو گمراہ کرنے، خیر اور بھلائی سے محروم کرنے اور جادۂ حق سے منحرف کرنے کا حریص ہے۔ بندہ مومن جب بھی اللہ تعالیٰ کی جانب چلنے کا ارادہ کرتا ہے تو شیطان اس راہزن کی طرح اس کا راستہ کاٹتا ہے جو شاہ راہ عام پر انسان کی دولت پر ہاتھ صاف کرنے کی تاک میں لگا رہتا ہے۔ وہ دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے ہر چہار جانب سے حملہ آور ہوتا ہے، ایمان، عبادات اور طاعات سے برگشتہ کرنے میں کوشاں رہتا ہے۔ توفیق الٰہی کے بغیر اس کے مکروفریب اور ہتھکنڈوں سے بچنا انتہائی مشکل اور دشوار تر ہے۔

قرآن مقدس میں ان تمام مضامین کو دل کش اور پرکشش اسلوب میں بیان کیا گیا ہے تاکہ بندۂ مومن ان کو حرز جاں بنائے اور شیطان کی عیارانہ چالوں سے محفوظ ومامون رہے چند نمونے آپ بھی ملاحظہ فرمائیں:

(۱)- قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ. (۱)

ترجمہ: کہا اے میرے بچے اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے، بے شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔ (کنزالایمان)

(۲)- قَالَ اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ. قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ. قَالَ فَبِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ. ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَ عَنْ اَیْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآىِٕلِهِمْ ؕ وَ لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ. (۲)

ترجمہ: بولا مجھے فرصت دے اس دن تک کہ لوگ اٹھائے جائیں (اللہ نے شیطان سے) فرمایا: تجھے مہلت ہے، بولا: تو قسم ہے اس کی کہ تو نے مجھے گم راہ کیا میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا، پھر ضرور میں ان کے پاس آؤں گا ان کے آگے پیچھے اور داہنے اور بائیں سے اور تو ان میں اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔

(۳)-قَالَ اَرَءَیْتَكَ هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلَیَّ لَىِٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّیَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِیْلًا. قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا. وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَیْهِمْ بِخَیْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَ مَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا. اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ وَ كَفٰی بِرَبِّكَ وَكِیْلًا. (۳)

ترجمہ: بولا دیکھ تو جو یہ تو نے مجھ سے معزز رکھا، اگر تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی تو ضرور میں اس کی اولاد کو پیس ڈالوں گا مگر تھوڑا۔ فرمایا: دور ہو، تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بے شک سب کا بدلہ جہنم ہے، بھرپور سزا، اور ڈگا (ڈگمگا) دے ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے اور ان پر لام باندھ لا (فوج کشی کر) اپنے سواروں اور اپنے

(۱) قرآن مجید، سورہ یوسف، آیت: ۵.
(۲) قرآن مجید، سورۃ الأعراف، آیت: ۱۴ تا ۱۷.
(۳) قرآن مجید، سورۃ بنی إسرائیل، آیت: ۶۲ تا ۶۵.

پیادوں کا اور ان کا ساجھی (شریک) ہو مالوں اور بچوں میں اور انھیں وعدہ دے، اور شیطان انھیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے، بے شک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو۔

(۴)- لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۙ وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ ۠ وَ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ ۠ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ ۠ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا. يَعِدُهُمْ وَ يُمَنِّيْهِمْ ؕ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا. (۱)

ترجمہ: (سرکش شیطان) جس پر اللہ نے لعنت کی اور بولا قسم ہے میں ضرور تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرایا ہوا حصہ لوں گا، میں ضرور انھیں بہکا دوں گا اور ضرور انھیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ضرور انھیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے اور ضرور انھیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز بدل دیں گے اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے وہ صریح ٹوٹے میں پڑا، شیطان انھیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے اور انھیں وعدے نہیں دیتا مگر فریب کے۔

بندۂ مومن جب اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے تو اس کا دل شیطان اور اس کے وسوسوں کا اڈا اور آماجگاہ بن جاتا ہے، اور وہ ضیق نفس، فاسد خیالات ونظریات کا شکار ہو جاتا ہے اس کے برعکس جو انسان ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے اسے انشراح صدر اور نفس کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور رحمت الٰہی اس پر سایہ فگن رہتی ہے؛ اس لیے ذکر الٰہی سے غفلت اور اس میں تساہلی سے تا مقدور بچنا اور اذکار واوراد کے ساتھ اللہ رب العزت سے مدد طلب کرنا لازم وضروری ہے کیوں کہ وہی شیطان اور اس کے شر سے حفاظت فرمانے والا ہے۔ فقر وفاقہ، دولت وثروت، سفر وحضر اور تندرستی وبیماری ہر حال میں شکر الٰہی بجا لائیں کیوں کہ یہ اللہ کے حکم سے شیطان کے شر کو روک دیتی ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

(۱)-وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ. وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ

(۱) قرآن مجید، سورۃ النساء، آیت: ۱۱۸ تا ۱۲۰.

يَّحْضُرُوْنِ. (۱)

ترجمہ: اور تم عرض کرو کہ میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے اور میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔

(۲)-وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ. ۚ (۲)

ترجمہ: اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے (یعنی راہ حق سے پھرنے پر ابھارے وسوسہ ڈالے) تو اللہ کی پناہ مانگ، بے شک وہی سنتا جانتا ہے، بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب انھیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں، اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

محب گرامی قدر مولانا محمد کہف الوریٰ رضوی مصباحی متعلّم درجۂ فضیلت سال اخیر (۱۴۳۹ھ/ ۲۰۱۸ء) جامعہ اشرفیہ مبارک پور کو میں مبارک باد پیش کرتا ہوں، انھوں نے اس موضوع سے متعلق محدث جلیل ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ تعالیٰ کی مایہ ناز تصنیف "مکائد الشیطان" کا عام فہم اور سلیس اردو ترجمہ کیا ہے، اس کتاب میں شیطان کے مکر وفریب اور ان سے بچنے کی تدابیر کا تفصیلی بیان ہے، احادیث و آثار سے پیش قیمت واقعات درج ہیں۔ ان شاء اللہ الرحمن کتاب ہر خاص و عام کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولانا موصوف کو مزید دینی خدمات کا حوصلہ عطا فرمائے اور دور حاضر کے فتنوں سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین وعلیہ الصلاۃ والسلام.

۲۸/ربیع الاول ۱۴۳۹ھ　　محمود علی مشاہدی مصباحی
۱۸/دسمبر ۲۰۱۷ء　　استاذ: جامعہ اشرفیہ، مبارک پور
بروز دوشنبہ　　اعظم گڑھ، یوپی

(۱) قرآن مجید، سورۃ المؤمنین، آیت: ۹۷ تا ۹۸.

(۲) قرآن مجید، سورۃ الأعراف، آیت: ۲۰۰ تا ۲۰۱.

مصنف

"مکائد الشیطان" کا مختصر تعارف

نام ونسب: حافظ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس بغدادی قرشی۔

لقب: ابن ابی الدنیا۔

ولادت: ۲۰۸ھ کو بغداد میں پیدا ہوئے۔(۱)

علم وفضل: آپ نے بغداد اور اطراف کے متعدد علما ومشائخ سے بڑی توجہ اور خلوص کے ساتھ علم دین حاصل کیا، اور سعی پیہم وجہد مسلسل کے بعد علم فقہ وحدیث میں نمایاں مقام حاصل کر کے ان علوم میں مسلمانوں کے مرجع اور تشنگانِ علوم کا مرکز بنے۔

آپ کی علمی جلالت، فقہی بصیرت، حدیث شناسی اور آپ کی ثقاہت وعدالت کا اعتراف کئی محدثین اور ائمہ جرح وتعدیل نے کیا ہے۔

(۱)- حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: **"ابن ابی الدنیا، اور صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔"**(۲)

(۲)- ابو حاتم رازی نے الجرح والتعدیل میں فرمایا: **"ابن ابی الدنیا بغدادی اور صدوق ہیں۔"**(۳)

خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں فرمایا:

---

(۱) سير أعلام النبلاء، ج:۱، ص:٦٩٤، دار الفكر، بيروت.

(۲) تقريب التهذيب، ج:۱، ص: ۳۱۲، حرف العين من اسمه عبد الله، دار الفكر.

(۳) الجرح والتعديل، ج:٥، ص:۱۹۹، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان.

(۳)-**ابن ابی الدنیا بادشاہوں اور خلیفہ کے بچوں کو ادب سکھایا کرتے تھے۔**[۱]

(۴)- آپ کے تبحر علمی کا اعتراف کرتے ہوئے بعض علما نے یہاں تک فرمایا:

"ابن ابی الدنیا اپنے وسعت علمی کے سبب جسے چاہتے ہنسا دیتے اور جسے چاہتے رلا دیتے۔[۲]

(۵)-آپ کے فضل وکمال اور علمی دقیقہ سنجی کی تائید وتوثیق ابوالقاسم ازہری کے بیان کردہ اس واقعہ سے ہوتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ جس دن ابن ابی الدنیا کی وفات ہوئی میں قاضی اسماعیل بن اسحاق کے پاس گیا اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو عزت عطا فرمائے۔ تو قاضی صاحب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر ابن ابی الدنیا پر رحم فرمائے۔ **ان کے ساتھ علم کثیر چلا گیا۔**[۳]

تصنیفات: آپ صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔ آپ نے متعدد علوم وفنون میں کتابیں تصنیف فرما کر امت مسلمہ کو گراں قدر علمی سرمایہ عطا فرمایا۔ جن میں چند اہم یہ ہیں:

(١) كتاب الأدب (٢) اصطناع المعروف (٣) اختار الملوك (٤) انزال الحاجة بالله (٥) التكفر والاعتبار (٦) تاريخ الخلفاء (٧) التوبة (٨) التهجد (٩) الجوع (١٠) حلم الحكما (١١) الخافقين (١٢) دلائل النبوة (١٣) ذم الدنيا (١٤) الرهبان (١٥) الزهد (١٦) الشكر (١٧) الصمت (١٨) الصلاة على النبي (١٩) الطبقات (٢٠) العزلة (٢١) عقوبة الانبياء (٢٢) الفرج بعد الشدة (٢٣) قضاء الحوائج (٢٤) من عاش بعد الموت (٢٥) النوادى (٢٦) الهم والحزن (٢٧) الوصايا (٢٨) اليقين.

ان کے علاوہ اور بھی دیگر تصانیف موجود ہیں۔

آپ کے اہم شیوخ: آپ کے شیوخ کی تعداد ۵۰۵ بتائی جاتی ہے جن میں چند

---

(١) تاريخ بغداد، ج:١٠، ص:٨٩، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان.

(٢) سير أعلام النبلاء، ج:١٠، ص:٦٩٦، دار الفكر، بيروت.

(٣) تهذيب الكمال، ج:٥، باب العين، ص:٦٠٨، دار الكتب العلمية.

اہم یہ ہیں:

احمد بن ابراہیم دورقی، احمد بن جناب، احمد بن حاتم، ابراہیم بن سعید جوہری، ابراہیم بن عبداللہ ہروی، ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، اسماعیل بن ابراہیم ترجمان، اسماعیل بن عبداللہ بن زرارہ رقی، بشار بن موسیٰ، بشر بن ولید، سعید بن زنبور ہمدانی، عبداللہ بن حمار، ابوعبید قاسم بن سلام۔

آپ کے اہم تلامذہ: آپ کے تلامذہ کی تعداد ۹۴ بتائی جاتی ہے۔ چند اہم نام یہ ہیں: ابن ابی حاتم، احمد بن محمد لبنانی، ابوبکر احمد بن سلمان نجار، احمد بن خزیمہ، ابوبکر احمد بن عبد اللہ شافعی، عیسیٰ بن محمد طومارنی، ابوالحسن جوزی، ابوبکر نیشاپوری، ابوالحسن بصری۔

وفات: آپ نے بغداد شریف میں ۲۸۱ھ کو اپنے رب کی دعوت قبول فرما کر دار فانی کو خیرآباد کہا۔ (۱)

(۱)　سير أعلام النبلاء، ج:۱۰، ص:۹٦۷.

جنات کی قسمیں

حدیث نمبر (۱): حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے جن پیدا فرمائے ہیں۔ پہلی قسم: سانپ، بچھو اور زمین کے کیڑے مکوڑے۔ دوسری قسم: وہ ہے جو فضا میں ہوا کے مانند ہے۔ تیسری قسم: ان کی ہے جن پر حساب وعقاب واقع ہوگا۔ (۱)

جنات کی ہیئت اور شکل:

حدیث نمبر (۲): حضرت یسیر بن عمرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں بھوتوں کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: کوئی بھی اس صورت کو بدل نہیں سکتا جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا ہے۔ ہاں! جنوں میں کچھ جادوگر ہوتے ہیں جیسا کہ انسانوں میں جادوگر ہوتے ہیں، تو جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اذان کہو (یعنی بھوتوں کے دیکھنے کے وقت اذان کہو) (۲)

حدیث نمبر (۳): حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غیلان (۳) کے بارے میں پوچھا گیا تو سرکار نے فرمایا: وہ جنوں کا

---

(۱) إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، كتاب عجائب المخلوقات، باب ماجاء فی خلق الجن والإنس، ج:٦، ص:١٧٠، حديث: ٥٥٩٧، دارالوطن، ریاض.

(۲) إرشاد الساری لشرح صحيح البخاری، ج:٥، ص:٣٠٤، باب ذكر الجن وثوابهم و عقابهم، المطبعة الكبرىٰ، مصر.

(۳) غیلان: جنات کی ایک نوع غیلان ہے، اہلِ عرب کا خیال تھا کہ وہ مختلف شکل اختیار کر کے لوگوں کو راستہ سے بھٹکا دیتے ہیں۔

جادوگر گروہ ہے۔ (۱)

حدیث نمبر (۴): حضرت یزید بن جابر نے فرمایا: ہر مسلمان کے گھر کی چھت پر کوئی نہ کوئی مسلم جن ضرور ہوتا ہے، جب گھر والے دوپہر کا کھانا کھاتے ہیں تو جنات بھی اتر کر ان کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔ اور جب شام کا کھانا کھاتے ہیں تو وہ ان کے ساتھ شام کا کھانا کھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ (جنوں کے ذریعہ) ان لوگوں کی (اہلِ خانہ کی) حفاظت فرماتا ہے۔ (۲)

ابلیس کا بچھونا:

حدیث نمبر (۵): قیس بن ابو حازم نے کہا: جس گھر میں کوئی بچھونا بچھا ہو، اور اس پر کوئی سوتا نہ ہو تو اس پر شیطان سوتا ہے۔

جنات آپس میں ایک دوسرے کو انسان کی عورتوں کے پیچھے لگنے سے منع کرتے ہیں:

حدیث نمبر (۶): حسن بن حسن نے فرمایا: میں ربیع بنت معوذ بن عفراء کے پاس ایک چیز کے متعلق استفسار کے لیے گیا تو انھوں نے کہا: میں اپنی مجلس میں بیٹھی تھی کہ اچانک میرے گھر کی چھت پھٹ گئی اور میرے قریب اس شگاف سے اونٹ یا گدھے کے برابر سیاہ فام چیز گری۔ میں نے اس سے پہلے اس طرح سیاہ فام اور بھاری بھرکم چیز نہ دیکھی تھی۔ وہ کہتی ہیں: وہ چیز مجھ سے قریب ہوئی اور اس کے ساتھ ایک کاغذ کا ٹکڑا تھا، میں نے اسے کھولا، اس میں لکھا ہوا تھا:

---

(۱) العظمة لأبي الشيخ أصبهانی، ج:۵، ص:۱۶۶۱، دارالعاصمه، ریاض/ ارشاد الساری لشرح صحیح البخاري، ج:۵، ص:۳۰۴، باب ذکر الجن وثوابهم وعقابهم، المطبعة الکبری، مصر.

(۲) العظمة لابی الشیخ اصبهانی، ج:۵، حدیث: ۱۰۳۹، باب ذکر الجن و خلقهن.

"من رب عکب إلی عکب"

(یہ پیغام ابلیس کے رب کی جانب سے ابلیس کی طرف ہے) نیک لوگوں کی نیک بیٹیوں پر تیرے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے پھر وہ چیز جہاں سے آئی تھی وہیں لوٹ گئی اور میں اسے دیکھ رہی تھی۔

راوی کہتے ہیں: "جو خط ان کے پاس تھا انھوں نے اسے مجھے دکھایا۔"(۱)

حدیث نمبر (۷): یحییٰ بن سعید سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: جب حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن کی جاں کنی کا وقت آیا تو ان کے پاس چند تابعی تشریف لائے مثلاً حضرت عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ۔ ان حضرات کی موجودگی میں عمرہ پر غشی طاری ہوگئی، اچانک ان حضرات نے چھت کے ٹوٹنے کی آواز سنی اور ایک کالا سانپ چھت سے گرا جو ایک تنے کے مانند تھا، وہ عمرہ کی جانب بڑھنے لگا کہ اتنے میں سفید کاغذ کا ٹکڑا گرا جس میں لکھا ہوا تھا **"اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم والا، عکب کے رب کی جانب سے عکب کی طرف۔ تجھے نیک لوگوں کی بیٹیوں کی طرف کوئی راہ نہیں ہے۔"** جب اس نے خط دیکھا تو جہاں سے آیا تھا وہیں سے چلا گیا۔(۲)

حدیث نمبر (۸): حضرت انس بن مالک نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا: عوف بن عفراء کی بیٹی اپنے بستر پر لیٹی تھیں تو انھیں محسوس ہوا کہ ایک حبشی ان کے سینے پر سوار ہوگیا ہے اور اپنا ہاتھ ان کے حلق پر رکھ دیا ہے، اچانک ایک پیلے کاغذ کا ٹکڑا آسمان وزمین کے درمیان اڑتے ہوئے ان کے سینے پر آکر گرا، حبشی نے اسے لے کر پڑھا۔ اس میں لکھا ہوا تھا (لکین کے رب کی جانب سے لکین کی طرف) نیک بندے کی بیٹی سے پرہیز کر، تجھے اس پر کوئی راہ نہیں ہے۔ تو وہ اٹھا اور اپنا ہاتھ میرے حلق کی جانب بڑھایا اور اپنے ہاتھ سے میرے گھٹنے پر مارا تو وہ سوج کر بکری کے سر کی طرح ہوگیا۔ وہ (بنت عوف) کہتی ہیں، اس

(۱) لقط المرجان فی أحکام الجان، فصل تعرض الجن نساء الإنس، ص:۱۲۸، مکتبة القرآن، قاهره.

(۲) دلائل النبوة للبیهقی، ج:۷، ص:۱۱٦، ۱۱۷، باب ماجاء فی حرز الربیع بنت معوذ بن عقداء، دارالکتب العلمیة.

کے بعد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اوران سے پورا واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: اے میری بھتیجی! جب تجھے خوف ہوتو اپنا کپڑا اپنے اوپر ڈال لے ان شاء اللہ تعالیٰ تجھے کوئی چیز ہرگز ضرر نہ پہنچائے گی۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے والد کے سبب بچالیا، ان کے والد معرکہ بدر میں شہید ہوئے تھے۔ (۱)

شیطان کے مکروفریب سے بچنے والا:

حدیث نمبر(۹): عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے کہا:

دوشخص مقام اشجع سے اپنی دلھن کے پاس آرہے تھے ایک مقام پر ایک عورت ان کے پاس آئی اوراس نے کہا: تم دونوں کا کیا ارادہ ہے؟ وہ لوگ کہنے لگے ہم اپنی عورت کے پاس جارہے ہیں۔ اس عورت نے کہا: مجھے سب معلوم ہے جب تم لوگ فرصت پاؤ تو میرے پاس آجانا۔ فراغت کے بعد وہ اس کے پاس پہنچے، وہ کہنے لگی میں تمھارے ساتھ چلوں گی۔ ان دونوں نے اسے اپنی ایک اونٹنی پر سوار کرلیا اور وہ ایک دوسرے کا پیچھا کرنے لگے، یہاں تک کہ جب وہ ایک ریت کے ٹیلے کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگی "مجھے کچھ ضرورت ہے۔" ان لوگوں نے اونٹنی بیٹھادی۔ (اور وہ چلی گئی۔) ان دونوں نے تھوڑی دیر اس کا انتظار کیا، جب تاخیر ہوئی تو ان میں سے ایک اس کے پیچھے چلا اور وہ بھی واپس نہ آیا۔

دوسرا شخص کہتا ہے کہ: میں بھی اسے تلاش کرنے نکل پڑا تو میں نے دیکھا کہ وہ عورت اس شخص کے پیٹ پر بیٹھی اس کا جگر چبا رہی ہے، میں یہ منظر دیکھتے ہی لوٹ آیا اور اپنی سواری پر سوار ہوکر اپنا راستہ تیزی سے طے کرنے لگا۔ تو وہ عورت میرے سامنے آکر کہنے لگی کہ تجھے بہت جلدی ہے؟ تو میں نے کہا کہ تو نے تاخیر کردی (اسی وجہ سے میں چلا آیا) اب سواری پر بیٹھو۔ اس نے دیکھا کہ مجھے اپنی سانس پر قابو نہیں ہے تو پوچھا تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا: بے شک ہمارے سامنے ایک ظالم وجابر بادشاہ ہے۔ تو اس نے کہا: کیا میں تجھے ایک

(۱) لقط المرجان، فی أحکام الجان، ص:۱۲۸، مکتبة القرآن، قاهره.

● دلائل النبوة، للبیهقی، ج:۷، ص:۱۱٦، باب ماجاء فی حرز الربیع بنت معوذ بن عفراء، دارالکتب العلمیة.

ایسی دعا نہ بتاؤں کہ اگر تو اسے بادشاہ کی ہلاکت کے لیے پڑھ لے تو تو اسے ہلاک کردے اوراس سے اپنا حق حاصل کرلے؟ میں نے کہا (بتاؤ) وہ کون سی دعا ہے، اس نے بتایا:

"اللّٰهُمَّ ربَّ السمٰوٰتِ وَمَا أظلَّتْ، وَ ربَّ الأرضِينَ وَمَا أقلَّتْ، وَ ربَّ الرِّياحِ وَمَا أذرَّتْ، وَرَبَّ الشَّياطِينِ وَمَا أضَلَّتْ. أنْتَ المَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذُوْالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ تَأخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنَ الظَّالِمِ حَقَّهُ فَخُذْلِي حَقِّيْ مِنْ فُلَانٍ فَإِنَّهُ ظَلَمَنِيْ."

ترجمہ: اے زمین وآسمان کے رب اوراس کے جواس میں ہے، ہواؤں کے رب اور اس کے جسے وہ اڑائے، اور شیاطین کے رب اور اس کے جسے وہ گمراہ کرے، تو احسان فرمانے والا، زمین وآسمان کا پیدا کرنے والا اورعزت وبزرگی والا ہے، تو ظالم سے مظلوم کا حق دلاتا ہے، تو فلاں سے میرا حق دلادے، کیوں کہ اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔

(وہ کہتے ہیں) کہ میں نے اس عورت سے دعا دہرانے کے بارے میں کہا تو وہ دہرانے لگی یہاں تک کہ میں نے اسے یاد کرلیا اور وہ دعا اسی کے خلاف پڑھ دیا۔

(وہ کہتے ہیں کہ) میں نے کہا "اللّٰهم إِنَّهَا ظَلَمَتْنِيْ وَأكلَتْ أخِي."

اے اللہ! اس نے میرے اوپر ظلم کیا اور میرے بھائی کو کھا گئی۔

وہ کہتے ہیں کہ اس کی شرم گاہ پر آسمان سے ایک آگ اتری اور اسے دوٹکڑوں میں تقسیم کردیا۔ دونوں ٹکڑے اِدھر اُدھر ہوگئے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بھوتنی ہے جو لوگوں کو کھاتی ہے، اور رہا بھوت تو وہ جنوں سے ہے۔ لوگوں کے ساتھ لہو ولعب کرتا ہے، انھیں باطل چیزوں میں مبتلا کرتا ہے اور ریاح خارج کرتا ہے بس۔ (۱)

بھوت کو دیکھ کر کیا کرنا چاہیے؟

حدیث نمبر (۱۰): حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

(۱) العظمة لأبي الشيخ اصبهانی، ج:۵، ص:۱٦۷۱، ۱٦۷۲، باب ذكر الجن وخلقهن، دارالعلمية، رياض.

بھوت دیکھنے کے وقت ہمیں اذان پکارنے کا حکم دیا گیا ہے۔(۱)

حدیث نمبر (۱۱): معاویہ بن نفیل عجلی نے فرمایا: میں قاضی "رے" عنبسہ بن سعید کے پاس تھا اور ان کے پاس ثعلبہ بن سہیل آئے تو عنبسہ نے ان سے کہا: تم نے سب سے زیادہ تعجب خیز چیز کون سی دیکھی ہے۔ انھوں نے کہا:

میں صبح پینے کے لیے پانی رکھتا تھا اور صبح کو وہاں کچھ نہیں پاتا تھا، ایک دن میں نے دوبارہ پانی رکھا اور سورۂ یٰسین شریف پڑھ دیا، جب صبح ہوئی تو میں نے پانی کو اسی حالت پر پایا اور اندھا شیطان گھر کے چاروں طرف گھوم رہا ہے۔

"آیت الکرسی" شیطان سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے:

حدیث نمبر (۱۲): حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) غفلت کے عالم میں شیطان میرے پاس آجاتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اسے دیکھو تو "أَجِيْبِي رَسُوْلَ اللهِ" پکارو (یا رسول اللہ میری مدد فرمائیں) راوی کہتے ہیں کہ میں نے شیطان کو دیکھا اور اسے پکڑ لیا لیکن اس نے مجھے دھوکا دے دیا اور کہا: مجھے چھوڑ دو میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔

(میں نے چھوڑ دیا) پھر میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آیا تو آپ نے فرمایا: قیدی کہاں گیا؟ میں نے عرض کیا: میں نے اسے چھوڑ دیا، کیوں کہ اس نے دوبارہ نہ آنے کی قسم کھائی ہے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: وہ جھوٹا ہے اور وہ جھوٹ کے عادی ہوتے ہیں۔ میں نے ایک مرتبہ پھر اسے پکڑا اس مرتبہ بھی اس نے نہ آنے کی قسم کھائی تو میں نے اسے چھوڑ دیا اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آیا۔

سرکار نے فرمایا: قیدی کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے اسے پکڑا تو اس نے دوبارہ نہ آنے کی قسم کھائی اس لیے میں نے چھوڑ دیا۔ سرکار نے فرمایا: وہ جھوٹا ہے عن قریب دوبارہ آئے گا۔

---

(۱) مصنف عبد الرزاق، ج:۵، ص:۱۶۳، حدیث: ۹۲۵۲۰، المجلس العلمی، بیروت.

راوی کہتے ہیں کہ: وہ دوبارہ پھر آیا اور میں نے اسے پکڑ لیا وہ کہنے لگا مجھے آزاد کردو میں تمھیں ایک ایسی چیز بتاؤں گا کہ اگر تم اس پر عمل کروگے تو شیطان کبھی تمھارے پاس نہیں آئے گا۔ تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ اس نے کہا: "آیت الکرسی" پڑھ لیا کرو۔

راوی کہتے ہیں کہ: میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تیرا قیدی کہاں ہے؟ میں نے پورا واقعہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: وہ جھوٹے ہوتے ہیں لیکن یہ بات اس نے سچ کہی ہے۔ (۱)

حدیث نمبر (۱۳): حضرت ابو اسید ساعدی اپنے باغ سے پھل توڑ کر اپنے کمرہ میں رکھ دیتے پھر "جن" کمرہ میں آکر اس کی چوری کر لیتے اور خراب کر دیتے، تو انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ "جن" ہے۔ لہٰذا اس کی آہٹ سننا، جب ان کی دھمک سنو تو کہو بسم اللہ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتاؤں گا تو ایسا ہی کیا۔ جن بولا: اے اسید! تم مجھے تکلیف دیتے ہو۔ تم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جاؤ اور میں تم سے پختہ عہد کرتا ہوں کہ اب نہ تمھارے گھر آؤں گا، نہ پھل کی چوری کروں گا اور تمھیں ایک آیت بتاتا ہوں، گھر میں پڑھ دوگے تو "جن" وہاں نہ آئیں گے اور برتن پر پڑھ دوگے تو اس کا ڈھکن نہ کھلے گا۔ کہا وہ "آیت الکرسی" ہے پھر سرین ڈھیلی کر کے گوز چھوڑنے لگا، پھر اسید حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بتایا اور کہا کہ جب بھاگا تو گوز چھوڑ رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سچ کہہ رہے ہو اور وہ جھوٹا ہے۔ (۲)

حدیث نمبر (۱۴): ابو الاسود دؤلی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے وہ واقعہ سنایئے جس میں آپ نے شیطان کو پکڑا تھا، تو انھوں نے کہا: مجھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کے صدقات کی حفاظت پر مامور کیا، میں نے تمام

---

(۱) جامع الترمذي، ج:۲، ص:۱۱۱، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء في سورة البقرة و آية الكرسي، مجلس بركات مبارك پور، اعظم گڑھ. • مصنف ابن أبي شيبه، ج:٦، ص:٩٤، حديث: ٢٩٧٤٣، مكتبة الرشد، رياض.

(۲) المعجم الكبير للطبراني، ج:١٤، ص:١٦٥، حديث: ١٥٩٢٨.

کھجور ایک کمرے میں رکھ دیا اور مجھے اس میں کچھ کمی نظر آئی میں نے اس کے بارے میں سرکار علیہ الصلاۃ السلام کو بتایا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: شیطان چراتا ہے۔ (حضرت معاذ کہتے ہیں) میں کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا، اچانک ایک سخت تاریک سایہ آیا اور دروازہ کو ڈھانپ لیا، پھر لگا تار وہ صورت بدلتا رہا اور دروازہ کے شگاف سے گھر کے اندر آ گیا، میں اسے پکڑنے کے لیے مکمل تیار تھا، جب وہ کھجور کھانے لگا تو میں نے اس پر چھلانگ لگائی اور اسے مضبوطی سے اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لے لیا۔ پھر میں نے کہا: اے دشمنِ خدا! تو شیطان نے کہا: مجھے چھوڑ دو کیوں کہ میں کثیر العیال اور فقیر ہوں، اور "نصیبین" کا جن ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے یہ گاؤں میرا مسکن تھا، لیکن بعثت نبوی کے بعد ہمیں اس گاؤں سے نکال دیا گیا۔ مجھے چھوڑ دو میں ہرگز دوبارہ نہیں آؤں گا۔

حضرت معاذ کہتے ہیں: میں نے اسے چھوڑ دیا۔ حضرت جبریل، سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پورے واقعہ سے آگاہ کر دیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز ادا فرمائی پھر سرکار کے ایک منادی نے ندا دی۔ معاذ بن جبل کہاں ہیں؟ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: چور کہاں ہے؟ میں نے آپ کو پورا واقعہ بتایا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ وہ عن قریب پھر آئے گا۔ سرکار کے فرمان کے مطابق وہ دوبارہ پھر آیا۔ حضرت معاذ کہتے ہیں: میں کمرے میں گیا اور دوازہ بند کر دیا وہ پھر دروازے کے شگاف سے اندر داخل ہوا اور کھجور کھانے لگا، میں نے اس کے ساتھ وہی برتاو کیا جیسا کہ پہلی مرتبہ کیا تھا۔

اس نے کہا: میں ہرگز دوبارہ تمھارے پاس نہیں آؤں گا، میں نے کہا: اے دشمن خدا! تو نے یہ نہیں کہا تھا کہ میں دوبارہ نہیں آؤں گا؟ اس نے کہا یقیناً میں نہیں آؤں گا اور اس کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے **جب کوئی شخص سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھ لیتا ہے تو اس رات کوئی جنات اس گھر میں داخل نہیں ہوتا ہے۔**[1]

(۱) دلائل النبوة، لأبي نعيم اصبهاني، ج:۱، ص:۶۰۰، ۶۰۱، حديث: ۵۴۷، دار النفائس، بيروت.

حدیث نمبر(۱۵): حضرت ابواسحاق نے حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے باغ کی طرف تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے ایک چیخ سنی، آپ نے کہا: یہ کیا ہے؟ تو ایک جن نے کہا: ہم قحط سالی کے شکار ہو گئے ہیں اور آپ کے پھلوں کو کھانا چاہتے ہیں، کیا آپ کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! دوسری رات پھر تشریف لے گئے اور اس بار بھی شور وغوغا سنا اور کہا یہ کیا ہے؟ ایک جن نے عرض کیا: ہم قحط سالی کے شکار ہیں اور آپ کے پھلوں کو کھانا چاہتے ہیں کیا آپ اس کی اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا: ہاں! **پھر ارشاد فرمایا: کیا تم مجھے اس چیز کے بارے میں بتاؤ گے جس سے ہم تم سے محفوظ رہیں۔ اس نے کہا: وہ "آیت الکرسی" ہے۔** (یعنی آیت الکرسی شیطان سے بچنے کا ذریعہ ہے۔)(۱)

آیت الکرسی مریضوں کے لیے دوا ہے:

حدیث نمبر(۱۶): حضرت ولید بن مسلم سے روایت ہے کہ ایک شخص کسی درخت یا کھجور کے درخت کے پاس آیا اور وہاں اس نے ایک آواز سنی تو بات کرنا چاہا لیکن کوئی جواب نہ ملا تو اس نے "آیت الکرسی" شریف پڑھا تو وہ اس کے پاس اتر آیا (یعنی درخت پر موجود شخص نیچے آ گیا) اس نے نیچے اترنے والے شخص سے کہا: ہمارا ایک آدمی بیمار ہے، ہم کس کے ذریعہ اس کی دوا کریں، اس نے کہا: جس کے ذریعہ تو نے مجھے نیچے اتارا۔ (یعنی آیت الکرسی)

حدیث نمبر(۱۷): ابومنذ کہتے ہیں ہم نے حج کیا تو ایک بڑے پہاڑ کے نیچے اترے لوگوں کا خیال تھا کہ یہاں جن رہتے ہیں۔ پانی کی طرف سے ایک بوڑھا آیا، میں نے کہا: اے ابوشمیر اس پہاڑ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ کیا یہاں کچھ دیکھا ہے؟ کہا: ہاں! ایک دن میں نے تیر کمان لی اور ڈرتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہاں پانی کے چشمہ کے پاس ایک لکڑی کا گھر بنا کر اس میں ٹھہرا، اچانک پہاڑی بکرے آئے، میں انھیں ہٹاتا مگر وہ کچھ

(۱) العظمة لأبي الشيخ اصبهاني، ج:۵، ص:۱٦۷٤، باب ذكر الجن و خلقهن، دارالعاصمه، ر یاض.

نہیں ڈرتے پھر اس چشمہ سے پانی پی کر اس کے پاس بیٹھ گئے۔ میں نے ایک کو تیر ماری، اس کے جگر میں لگی تو ایک چیخ کسی نے ماری پھر پہاڑ سے سب بھاگ نکلے اور ابوشمیر پر ایک پنجڑا خوفناک انداز میں پیش ہوا تو انھوں نے سفید چکا چوند کرنے والی شمع کے مانند تیر چبھودی۔ کہا گیا ابن صبع ہے تو ایک بولا۔ کیوں قتل نہ کر دیا، کہا بس میں نہ تھا۔ پوچھا کیوں؟ کہا اس لیے کہ جب وہ پہاڑ پر آیا تو اس نے تعوذ پڑھ لیا تھا، جب سنا تو سکون ہو گیا۔

شیطان پر قرآن کا اثر:

حدیث نمبر (۱۸): حضرت قیس بن حجاج نے کہا: میرے شیطان نے مجھ سے کہا کہ جب میں تیرے اندر داخل ہوا تھا، تو جڑ کی طرح تھا، لیکن آج میری حالت گوریے کی مانند ہے، میں نے کہا: یہ کیسے؟ شیطان نے کہا: **تو نے مجھے کتاب اللہ کے ذریعہ پگھلا دیا ہے۔**

مومن کا شیطان لاغر اور کمزور ہوتا ہے:

حدیث نمبر (۱۹): حضرت عبداللہ نے فرمایا: مومن کا شیطان لاغر و ناتواں ہوتا ہے۔ (۱)

مومن اور شیطان کے درمیان جھگڑا:

حدیث نمبر (۲۰): ابن لہیعہ نے موسیٰ بن وردان سے روایت کرتے ہوئے حدیث بیان کی، وہ حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک مومن اپنے شیطان کو اسی طرح کمزور کر دیتا ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی سفر میں اپنے اونٹ کو کمزور کرتا ہے۔ (۲)

حدیث نمبر (۲۱): ابوخالد وابلی سے مروی ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک وفد کے ساتھ حضرت عمر کے پاس گیا، اس وقت میری بیوی میرے ساتھ تھی، ہم ایک جگہ

---

(۱) سلاح اليقظان لطرر الشيطان، ج:۱، ص:۱۵.

(۲) مسند احمد بن حنبل، ج:۲، ص:۳۸۰، حدیث: ۸۹۲۷، موسسة قرطبه، قاهره.

اترے، میری بیوی میرے پیچھے تھی۔ میں نے کچھ بچوں کی چیخ و پکار سنی تو بلند آواز سے قرآن پڑھنا شروع کر دیا پھر میں نے کچھ چھوٹے جیسی آواز سنی (وہ لڑکے میرے پاس آئے) میں نے ان سے ان کے بارے میں پوچھا، تو انھوں نے جواب دیا کہ: **ہم کو شیاطین نے پکڑ لیا تھا اور وہ ہمارے ساتھ لہو ولعب کر رہے تھے، جب آپ نے بلند آواز سے قرآن پاک پڑھا تو وہ لوگ ہمیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔**

شیطان اور انسان کا دل:

حدیث نمبر (۲۲): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **یقیناً شیطان اپنی ناک انسان کے دل پر رکھے ہوئے ہے،** تو جب بندۂ مومن اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اور جب انسان اللہ کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے، تو شیطان اس کے دل میں وسوسہ ڈالنے لگتا ہے۔ (۱)

کلمہ "لا اله إلا الله" دل سے شیطان کو بھگا دیتا ہے:

حدیث نمبر (۲۳): عمرو بن مالک نکری کہتے ہیں میں نے ابو الجوزہ کو یہ کہتے سنا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، یقیناً شیطان دلوں سے چمٹا ہوا ہے، شیطانی سوچ والا اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طاقت نہیں رکھتا، کیا تم بازاروں اور مجالس میں نہیں دیکھتے کہ شیطان تقریباً ہر دن ان میں سے کسی کے پاس آتا ہے پھر وہ ذکرِ الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے، **شیطان کو دل سے صرف** "لا اله إلا الله" **ہی دور کر سکتا ہے۔** پھر اس آیتِ کریمہ کی تلاوت کی:

"وَ اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا" (۲)

اور جب تم قرآن میں اپنے اکیلے رب کی یاد کرتے ہو تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں نفرت کرتے۔

---

(۱) اتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، ج:۱، ص:۳۳٤، حديث: ٦٠٦٥، كتاب الأذكار، باب ماجاء في من ترك الذكر، دارالوطن، رياض.

(۲) قرآن مجید، سورۂ بنی اسرائیل، آیت: ٤٦.

انسان کے کس حصہ میں شیطان رہتا ہے؟

حدیث نمبر (۲۴): خالد بن معدان سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہر انسان کی ریڑھ کی ہڈی سے شیطان چمٹا رہتا ہے، اپنی گردن اس کے کاندھے پر لٹکائے رہتا ہے اور اس کے دل پر اپنا منھ کھولے رکھتا ہے۔

حدیث نمبر (۲۵): حضرت ثابت سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا: میں نے غور کیا تو انسان کو اللہ عزوجل اور ابلیس کے درمیان پڑا ہوا پایا، تو اگر اللہ اس کو بچانا چاہے تو بچالیتا ہے، ورنہ اسے ابلیس لے جاتا ہے۔

کیا زلزلے شیطان کی وجہ سے آتے ہیں؟

حدیث نمبر (۲۶): حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں: بے شک ابلیس باندھا ہوا ہے، جب وہ حرکت کرتا ہے (تو فساد برپا ہوتا ہے) **روے زمین پر دو یا دو سے زیادہ لوگوں کے درمیان جو بھی فساد ہوتا ہے یہ اسی کی حرکت کے سبب ہوتا ہے۔**

بڑے شیطان کا مکروفریب:

حدیث نمبر (۲۷): حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: شیطان تمھارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: تم کو کس نے پیدا کیا؟ تو بندہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے، پھر شیطان کہتا ہے: اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب تم میں سے کوئی اسے پائے تو یہ کہے: "آمَنْتُ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ" (میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا) کہ اس کے سبب وہ بھاگ جاتا ہے۔[1]

"ولہان" وضو کا شیطان ہے:

حدیث نمبر (۲۸): ابن ابی الدنیا نے اپنی اس سند سے روایت کیا جو حسن تک

---

(۱) کنز العمال فی سنن الأقوال، ج:۱۰، حدیث: ۱۲۳۷، فصل رابع فی الشیطان و وسوسة، موسسة الرسالة. • مسند ابی یعلی، ج:۸، ص: ۱٦۰، ح: ۷٤۰٤، دارالمامون للتراث، دمشق.

پہنچتی ہے، انھوں نے کہا: وضو کے شیطان کو "ولہان" کہا جاتا ہے۔ وہ لوگوں کو وضو میں ہنساتا ہے۔ حضرت طاؤس فرماتے ہیں: وہ شیطانوں میں سب سے زیادہ سخت شیطان ہے۔

عالم شیطان پر عابد سے زیادہ بھاری ہے:

حدیث نمبر (۲۹): علی بن عاصم ایک بصری محدث سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: ایک عالم اور ایک عابد کے درمیان راہِ سلوک میں اسلامی بھائی چارگی تھی۔ شیاطین نے ابلیس سے کہا: ہم ان دونوں کے درمیان تفریق کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تو ابلیس ملعون نے کہا: میں ان دونوں کے لیے کافی ہوں۔ تو وہ عابد کے راستے میں بیٹھ گیا، یہاں تک کہ جب عابد آیا اور ابلیس کے قریب پہنچا تو ابلیس اس کے سامنے ایک ایسے بزرگ کی صورت میں ظاہر ہوا جس کی پیشانی پر سجدوں کا نشان تھا، اور عابد سے کہنے لگا کہ میرے دل میں ایک سوال پیدا ہوا ہے، میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔

عابد نے اس سے کہا: پوچھو، اگر اس کے بارے میں مجھے معلوم ہوگا تو بتاؤں گا۔ ابلیس نے اس سے کہا: کیا اللہ تعالیٰ کسی انڈے میں بغیر کسی کمی وبیشی کے زمین وآسمان، پہاڑ، درخت اور پانی جمع کرسکتا ہے؟ تو عابد متعجب ہوکر کہنے لگا، بغیر کمی بیشی کے اور عابد نے توقف کیا۔ پھر ابلیس نے کہا جاؤ۔ اور پھر شیطان اپنے ساتھیوں کے پاس جاکر کہنے لگا کہ میں نے تو عابد کو ہلاک کردیا، کیوں کہ اسے اللہ کے معاملے میں شک کرنے والا بنادیا۔

پھر ابلیس عالم کے راستے میں بیٹھا، تو جب عالم کو آتا ہوا دیکھا تو اس کے سامنے کھڑا ہوکر کہنے لگا: میرے دل میں ایک سوال آیا ہے، میں آپ سے اس کا جواب پوچھنا چاہتا ہوں۔ تو عالم نے کہا: پوچھو، اگر جواب معلوم ہوگا تو بتاؤں گا۔ ابلیس نے کہا کیا اللہ تعالیٰ کسی انڈے میں بغیر کسی کمی بیشی کے زمین وآسمان، پہاڑ، درخت اور پانی جمع کرسکتا ہے؟ **عالم نے جواب دیا:** ہاں۔ پھر ابلیس نے ایک انکار کرنے والے شخص کی طرح اپنے سوال کو دہرایا کہ بغیر کمی وزیادتی کیے ہوئے؟ **عالم نے ڈانٹتے ہوئے کہا: ہاں،** اور اس آیتِ کریمہ کی تلاوت کی:

''اِنَّمَآ اَمۡرُهٗۤ اِذَآ اَرَادَ شَیۡـًٔا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَیَكُوۡنُ''(۱)

اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

پھر ابلیس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: عالم کے پاس سے تم بھی اسی طرح واپس آجاتے۔

جب شیطان کسی بندۂ مومن کو فتنہ میں مبتلا نہیں کر پاتا ہے تو بہت روتا ہے:

حدیث نمبر (۳۰): حضرت صفوان اپنے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں، کہ انھوں نے فرمایا: جب کوئی مومن دنیا میں شیطان کے فتنہ میں مبتلا ہوئے بغیر مرجاتا ہے تو شیطان اس پر خوب روتا ہے۔

ابلیس جن کا باپ ہے:

حدیث نمبر (۳۱): حضرت ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ ابلیس جنوں کا باپ ہے جیسے حضرت آدم علیہ السلام انسان ہیں اور تمام انسانوں کے باپ ہیں اسی طرح ابلیس جن ہے اور تمام جنوں کا باپ ہے۔(۲)

ابلیس کے رونے کی آواز (اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے۔):

حدیث نمبر (۳۲): حضرت سعید بن جبیر نے کہا: جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس پر لعنت فرمائی تو اس کی صورت ملائکہ کی صورت سے بدل گئی، پھر وہ گریہ وزاری کرتے ہوئے خوب رویا۔ (بیان کیا جاتا ہے) کہ **قیامت تک ہر رونے کی آواز اسی سے ہے۔**

حضرت سعید نے فرمایا: جب شیطان نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو دوبارہ آہ وفغاں کیا۔

حضرت سعید فرماتے ہیں: جب نبیِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو فتح کیا، تو پھر سے ابلیس نے خوب جزع وفزع کیا۔ اس وقت اس کی ذریت اس کے پاس جمع ہوگئی، تو اس

---

(۱)　قرآن مجید، سورۂ یٰسین، آیت: ۸۲.

(۲)　العظمة لأبی الشیخ أصبهانی، ج:۵، ص:۱٦٤٥، باب ذکر الجن وخلقهن، دار العاصمه، ریاض.

نے کہا: تم سب امت محمد سے شرک میں مبتلا ہونے کی امید نہ رکھو۔ ہاں! **تم ان کو دین کے معاملہ میں آزمائش میں ڈالو اوران کے درمیان شعر گوئی اور نوحہ خوانی عام کرو۔**(۱)

حدیث نمبر (۳۳): حضرت عمرو بن دینار نے کہا: میں نے اپنے شیخ سے سنا، کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس ملعون کو پیدا فرمایا، تو وہ خراٹے لینے لگا۔

ابلیس اوراس کا کنبہ:

حدیث نمبر (۳۴): حضرت مجاہد فرماتے ہیں: ابلیس کے پانچ بیٹے ہیں اور اس نے ان میں سے ہر ایک کو کسی نہ کسی کام پر لگا دیا ہے۔ راوی نے ان میں سے ہر ایک کا نام شمار کیا۔ پہلا: **ثبر**، دوسرا: **اعور**، تیسرا: **مسوط**، چوتھا: **داسم** اور پانچواں: **زلنبور** ہے۔ پھر ان میں ہر ایک کا کام بیان کیا:

ثبر: وہ مصیبتوں والا ہے کہ یہ ہلاک ہونے، گریباں چاک کرنے، رخساروں کو پیٹنے اور ڈینگ مارنے کا حکم دیتا ہے۔

اعور: تو وہ زنا والا ہے، کہ وہ خود زنا کرتا ہے اور زنا کو آراستہ پیراستہ کر کے دوسروں کو زنا پر آمادہ کرتا ہے۔

مسوط: تو وہ جھوٹا ہے، جھوٹی خبر سن کر دوسروں کو بتاتا ہے، تو وہ دوسرا شخص اپنی قوم سے جا کر کہتا ہے کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا، اس کا چہرہ میں پہچانتا ہوں لیکن اس کا نام نہیں جانتا، وہ مجھ سے ایسا ایسا بیان کر رہا تھا (اس طرح جھوٹ عام ہو جاتا ہے) اور داسم تو اس کا کام یہ ہے کہ وہ آدمی کے ساتھ اس کے گھر جاتا ہے اور گھر والوں کے عیب بتا کر اس کو ان پر غضب ناک کرتا ہے۔

زلنبور: تو وہ بازاری ہے اور اپنا جھنڈا بازار میں نصب کیے ہوئے ہے۔ (جہاں پر لوگوں کو گمراہ کرتا ہے)(۲)

---

(۱)　مرجع سابق، ص:۱٦۷۸.

(۲)　مرجع سابق، ص:۱٦۸۳، ۱٦۸٤.

کون سا فریب اور دھوکا ابلیس کو زیادہ محبوب ہے:

حدیث نمبر (۳۵): حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: صبح سویرے ابلیس اپنے لشکر کو زمین پر پھیلا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ جس نے کسی مسلمان کو گمراہ کیا میں اس کی تاج پوشی کروں گا۔ ان میں سے **ایک کہتا ہے:** میں فلاں کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ تو ابلیس کہتا ہے، ہوسکتا ہے وہ دوبارہ شادی کرلے۔ پھر **دوسرا کہتا ہے:** میں فلاں کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ وہ نافرمان ہوگیا۔ ابلیس نے کہا: ہوسکتا ہے کہ وہ نیکوکار ہوجائے۔ **تیسرے کہنے والے نے کہا:** میں فلاں کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ اس نے زنا کرلیا۔ اس بات پر شیطان نے اسے شاباشی دی اور کہا: تم نے کام کیا ہے۔

پھر ایک شیطان نے کہا کہ میں فلاں کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ اس نے شراب پی۔ اس کو بھی شیطان نے سراہا اور کہا: یہ کام ہے۔ آخر میں ان میں سے **ایک نے کہا:** میں فلاں کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ اس نے قتل کردیا۔ تو ابلیس نے اسے خوب سراہا اور کہا: یہ کام بہت بڑا ہے۔ (۱)

عورت ابلیس کا ایسا تیر ہے جو کبھی خطا نہیں کرتا:

حدیث نمبر (۳۶): حضرت حسن بن صالح نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ ایک شیطان نے ایک عورت سے کہا کہ تو میرا آدھا لشکر ہے اور تو میرا ایسا تیر ہے جس سے میں وار کرتا ہوں تو کبھی خطا نہیں کرتا اور تو میری راز داں ہے اور میری ضرورت کے وقت تو میرا پیغام پہنچاتی ہے۔ (۲)

---

(۱) تلبیس ابلیس لابن جوزی، ص:۳۰، الباب الثالث فی التحذیر من فتن ابلیس ومکائدہ، موسسة الرسالة، بیروت/ کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، ج:۱، حدیث: ۱۲۳۷، فصل رابع فی الشیطان ووسوستہ، موسسة الرسالة، بیروت.

(۲) تلبیس ابلیس لإبن جوزی، ص:۳۰، الباب الثالث فی التحذیر من فتن ابلیس و مکائدہ، بیروت.

انتہائی غصہ شیطان کا پھندا ہے:

حدیث نمبر (۳۷): حضرت وہب فرماتے ہیں ایک راہب نے شیطان سے کہا کہ انسان کی کون سی عادت تجھے اس پر آسانی سے مسلط کر دیتی ہے؟ شیطان نے کہا: **سخت غصہ۔** بے شک جب کوئی بندہ جلدی غصہ میں آجاتا ہے تو ہم اس کو ایسے الٹتے پلٹتے ہیں جیسے کوئی بچہ گیند الٹتا پلٹتا ہے۔ (۱)

دنیا شیطان کا جال ہے:

حدیث نمبر (۳۸): حضرت ثابت نے فرمایا: جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو ابلیس ملعون نے اپنے شیاطین کو صحابہ کے پاس بھیجنا شروع کیا، لیکن وہ ابلیس کے پاس سادہ کاغذ لے کر واپس آئے، اس نے کہا: کیا بات ہے، تم ان سے کچھ فائدہ نہ حاصل کر سکے۔ انھوں نے کہا: ان کے جیسے افراد کے ساتھ کبھی بھی ہمارا سامنا نہ ہوا۔ ابلیس نے کہا: **ان کے پاس ٹھہرے رہو، ہوسکتا ہے کہ دنیا ان پر ظاہر ہو جائے،** اسی وقت اپنی ضرورت پوری کر سکو گے۔ (۲)

شیطان انسان کی رگوں میں گردش کرتا ہے:

حدیث نمبر (۳۹): حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: ہم شیطان سے کیسے بچ سکتے ہیں، حالاں کہ وہ **ہماری رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔** (۳)

حدیث نمبر (۴۰): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے، انھوں نے فرمایا: بے شک انسان کا شیطان سے تعلق ہے اور فرشتوں سے بھی تعلق ہے، شیطان کی قربت انسان کو برائی کرنے اور حق کو جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے، اور فرشتوں سے

---

(۱)　مرجع سابق.

(۲)　مصدر سابق.

(۳)　صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس، ج:۱، ص:٤٦٣، مجلس برکات، مبارکپور.

تعلق اچھائی کرنے اور حق کی تصدیق پر برانگیختہ کرتی ہے، تو جو شخص اس دوسری صفت کو پائے، تو سمجھ لے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے، تو اللہ کی حمد بجالائے۔ اور جو شخص پہلی والی خصلت محسوس کرے تو وہ اللہ کی پناہ طلب کرے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی:

''اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ''(۱)

شیطان تمھیں اندیشہ دلاتا ہے محتاجی کا، حکم دیتا ہے بے حیائی کا۔ (۲)

ابلیس کی سب سے بڑی چال بازی:

حدیث نمبر (۴۱): حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء مبعوث فرمائے، ابلیس ان کو عورت کے ذریعہ ہلاک کرنے سے مایوس نہ ہوا۔**

ابلیس کا اپنے رب سے گفتگو کرنا:

حدیث نمبر (۴۲): حضرت ابوامامہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ابلیس زمین پر اترا تو اس نے کہا: اے میرے رب! تو نے مجھے زمین پر اتار دیا اور مجھے مردود بارگاہ کر دیا، تو میرے لیے کوئی گھر مقرر فرمادے، اللہ نے فرمایا: تیرا گھر غسل خانہ ہے۔ اس نے عرض کیا: میرے لیے بیٹھنے کی جگہ مقرر فرمادے، اللہ نے فرمایا: تیرے بیٹھنے کی جگہ بازار اور راستے کی بیٹھکیں ہیں، پھر اس نے عرض کیا: میرے لیے کوئی غذا مقرر فرمادے، اللہ نے فرمایا: ہر وہ غذا جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، پھر اس نے عرض کیا: اے اللہ! میرے لیے پینے کی کوئی چیز مقرر کر دے، فرمایا ہر نشہ آور چیز، پھر عرض کیا: میرے لیے کوئی مؤذن مقرر کر دے (یعنی ایسی چیز جو میری طرف لوگوں کو دعوت

---

(۱) قرآن مجید، سورة البقرة، آیت:۲٦۷.

(۲) جامع الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب: ومن سورة البقرہ، ح: ۲۹۸۸، دار احیاء التراث العربی. ● کنز العمال، ج:۱، حدیث: ۱۲٤۰، فصل رابع فی الشیطان و وسوسته.

دے) فرمایا: بانسری، پھراس نے عرض کیا: میرے لیے کتاب مقرر کردے، تو فرمایا: گودائی (یعنی گودائی کے ذریعہ جولکھا جائے وہ تیرے لیے کتاب ہے) پھراس نے عرض کیا: میرے لیے کوئی بات مقرر کردے تو فرمایا: جھوٹ، پھرعرض کیا: میرے لیے رسول (پیغام پہنچانے والا) مقرر کردے، فرمایا: کاہن، پھرعرض کیا: میرے لیے کوئی جال پیدا کردے، فرمایا: عورتیں (یعنی شیطان عورتوں کے ذریعہ لوگوں کو آسانی سے گم راہ کرسکتا ہے۔)(۱)

حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ شیطان کا مکروفریب:

حدیث نمبر (۴۳): حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے تو اس میں ایک بوڑھے کو دیکھا جسے پہچانتے نہ تھے۔ فرمایا: تو کس لیے داخل ہوگیا؟ بوڑھے نے کہا: میں بس آپ کے ساتھیوں کی دل جوئی کے لیے آگیا ہوں کیوں کہ ان کے جسم اگرچہ آپ کے ساتھ ہیں، لیکن ان کے دل میرے ساتھ ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: اے دشمنِ خدا! نکل جا، (حقیقت میں وہ ابلیس تھا) اس نے کہا: پانچ چیزوں کی بنیاد پر میں لوگوں کو ہلاک کرتا ہوں، تین چیزیں میں آپ سے بیان کیے دیتا ہوں۔ دو چیزیں بیان نہیں کروں گا، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی جانب وحی فرمائی کہ اے نوح! تمھیں ان تین چیزوں کی حاجت نہیں ہے اس کو حکم دو کہ وہ ان دو چیزوں کے بارے میں بتائے (جن کو وہ چھپا رہا ہے) کیوں کہ لوگ انھیں دو چیزوں کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔ پھر ابلیس نے کہا: وہ دونوں یہ ہیں:

(۱)-حسد: اس کی وجہ سے مجھ پر لعنت کی گئی اور میں مردود بارگاہ ہوا۔

(۲)-حرص: حضرت آدم کے لیے پوری جنت مباح تھی، میں نے لالچ کے ذریعہ ان سے اپنی ضرورت پوری کی (انھوں نے اس درخت سے کھایا جس سے ان کو روکا گیا تھا)

راوی کہتے ہیں: ابلیس نے موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا: اے موسیٰ! آپ

(۱) المعجم الكبير للطبراني، ج:۸، ص:۲۰۷، حديث: ۷۸۸۳، مكتبة ابن تيميه، قاهره.

کو اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول منتخب فرمایا، اور آپ سے ہم کلام ہوا۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا گناہ گار بندہ ہوں، میں توبہ کرنا چاہتا ہوں، لہٰذا آپ اپنے رب کی بارگاہ میں میری سفارش فرما دیجیے تاکہ وہ میری توبہ قبول کرلے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی۔

ندا آئی اے موسیٰ! میں نے تیری دعا کو قبول کرلیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ابلیس سے فرمایا: تجھے حکم دیا گیا ہے کہ آدم کی قبر کا سجدہ کرلے، تیری توبہ قبول کرلی جائے گی۔ (یہ سن کر) **اس نے تکبر اختیار کیا اور غضبناک ہوکر کہنے لگا: جب وہ زندہ تھے تو میں نے ان کا سجدہ نہ کیا تو کیا مرنے کے بعد ان کا سجدہ کروں گا؟**

ابلیس نے کہا: اے موسیٰ! آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری سفارش کی ہے اس وجہ سے آپ کا مجھ پر کچھ حق ہے، (اس نے کہا) **تین مقام پر مجھے یاد کرلینا اور ہلاکت انھیں تینوں میں ہے۔**

(۱)- جب تو غصہ ہو تو مجھ کو یاد کرلینا، کیوں کہ اس وقت میری بات تیرے دل میں ہوتی ہے میری نظر تیری آنکھ میں ہوتی ہے اور میں تیری رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہوں (یعنی جب بھی غصہ آئے تو سمجھ لو کہ ابلیس ہی کی بنیاد پر ہے)

(۲)- جنگ کے دن مجھے یاد کرنا کیوں کہ جب کوئی بندہ جہاد کے لیے جاتا ہے تو میں اسے گھر والوں کی یاد دلاتا ہوں، یہاں تک کہ وہ لوٹ آتا ہے۔

(۳)- غیر محرم عورت کے ساتھ بیٹھنے سے بچو کیوں کہ میں اس کا پیغام تیرے پاس لاتا ہوں اور تیرا پیغام اس تک لے جاتا ہوں۔ (یہ تینوں ابلیس کے پھندے ہیں اس لیے ان حالات میں خود پر قابو رکھنا ضروری ہے۔)[1]

حدیث نمبر (۴۴): ابوالعالیہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی لنگر انداز ہوئی تو آپ نے جہاز کے پچھلے حصہ پر ابلیس کو دیکھا، حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: تیرے لیے تباہی ہو، تیری وجہ سے زمین والے غرق ہوئے اور تو نے

(۱) لقط المرجان، فصل تعرض الشيطان لنوح عليه السلام، ص:۱۹٤، مكتبة القرآن، مصر.

انھیں ہلاک کر دیا، ابلیس نے کہا: اب میں کیا کروں؟ آپ نے کہا: توبہ کر، اس نے کہا: اپنے رب سے پوچھیے کیا میری توبہ قبول ہوگی؟ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی، وحی آئی اے نوح! اس کی توبہ یہ ہے کہ وہ قبرِ آدم کا سجدہ کرلے۔ پھر آپ نے ابلیس سے کہا: تیرے لیے توبہ کا طریقہ مقرر کیا گیا ہے، اس نے کہا: وہ کیا ہے؟ فرمایا: تو قبر آدم کا سجدہ کرلے، اس نے کہا: جب آدم باحیات تھے میں نے ان کا سجدہ نہ کیا تو کیا مرنے کے بعد میں ان کو سجدہ کروں گا۔ (۱)

حدیث نمبر (۴۵): حضرت لیث سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت نوح علیہ السلام سے ابلیس نے ملاقات کی اور کہا: اے نوح! **حسد اور حرص سے بچو**، کیوں کہ میں نے حسد کیا تو جنت سے نکال دیا گیا، اور آدم نے شجرۂ ممنوعہ (جس درخت سے انھیں روکا گیا تھا) پر لالچ کیا تو جنت سے نکال دیے گئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب:

حدیث نمبر (۴۶): حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم فرماتے ہیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اسی درمیان ابلیس آیا، اس کی حالت یہ تھی کہ اس کے سر پر ایک رنگ برنگی لمبی ٹوپی تھی، جب وہ حضرت موسیٰ کے قریب پہنچا تو ٹوپی اتار کر رکھ دیا۔ پھر ان کے پاس آکر سلام کیا "السلام علیك یا موسیٰ" (اے موسیٰ! تم پر سلامتی ہو) آپ نے کہا: تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: ابلیس، آپ نے فرمایا: اللہ تجھے زندہ نہ رکھے، کس لیے آیا ہے؟ اس نے کہا: میں آپ کو سلام کرنے آیا ہوں، اس قدر ومنزلت کی بنیاد پر جو اللہ کے نزدیک آپ کو حاصل ہے۔ آپ نے فرمایا: جو چیز تمھارے سر پر تھی وہ کیا ہے؟ کہنے لگا اس کے ذریعہ میں انسان کے دلوں کو لے بھاگتا ہوں، آپ نے فرمایا: وہ کون سی چیز ہے کہ بندہ جب اسے کرلے تو تو اس پر غالب آجاتا ہے؟ ابلیس نے کہا: **جب کوئی خود پسندی میں مبتلا ہوجائے، اپنے عمل کو زیادہ سمجھنے لگے اور اپنے گناہوں کو بھول جائے** (تو میں اس پر غالب آجاتا ہوں) مزید یہ بھی کہا: میں آپ کو تین

(۱)　تبلیس ابلیس، ص:۲۸، ۲۹، بیروت.

چیزوں سے منع کرتا ہوں:

(۱)- ایسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ہو جو آپ کے لیے حلال نہ ہو، کیوں کہ جب کوئی شخص کسی غیر محرم عورت کے ساتھ بیٹھتا ہے تو میں بذاتِ خود اس کے ساتھ ہوتا ہوں حتیٰ کہ میں اس کو عورت کے فتنہ میں مبتلا کر دیتا ہوں۔

(۲)- جب بھی آپ اللہ تعالیٰ سے کوئی عہد کریں تو اسے ضرور پورا کریں؛ کیوں کہ جب کوئی بندہ اللہ سے عہد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ رہتا ہوں، یہاں تک کہ اس شخص کو عہد پورا نہیں کرنے دیتا۔

(۳)- جب تم صدقہ نکالنا چاہو تو فوراً نکال دو، کیوں کہ جب کوئی صدقہ نکالنا چاہتا ہے تو میں خود اس کے ساتھ رہتا ہوں یہاں تک کہ اسے ادا کرنے سے روکتا ہوں۔

پھر ابلیس یہ کہتا ہوا بھاگا، ہائے افسوس! موسیٰ ان تین چیزوں کے بارے میں جان گئے جن سے انسان کو بچنا چاہیے۔[۱]

حدیث نمبر (۴۷): فضیل بن عیاض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم سے ہمارے بعض شیوخ نے حدیث بیان کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے مناجات کر رہے تھے۔ اسی دوران ابلیس آ گیا، اسی وقت ایک فرشتہ آ کر کہنے لگا: اے ابلیس! اس حالت میں تو ان سے کیا چاہتا ہے، اس نے کہا: ان سے وہی چاہتا ہوں جو ان کے باپ آدم علیہ السلام سے چاہا تھا جب کہ وہ جنت میں تھے۔[۲]

حضرت ایوب علیہ السلام کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب:

حدیث نمبر (۴۸): طلحہ بن مصرف کا بیان ہے:

ابلیس نے کہا کہ میں نے کبھی ایوب کی جانب سے کوئی ایسی چیز نہ پائی جس سے میں

---

(۱) تنبیه الغافلین بأحادیث سید المرسلین، باب عداوة الشیطان و معرفة مکایده، ص:۳٤٦، پور بندر گجرات.

(۲) تنبیه الغافلین بأحادیث سید المرسلین، باب عداوة الشیطان و معرفة مکایده، ص:۳٤٦، پور بندر گجرات.

خوش ہو جاؤں، مگر یہ کہ جب وہ (اپنی تکلیف کی وجہ سے) کراہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ میں نے ان کو تکلیف پہنچادی۔ (۱)

حدیث نمبر (۴۹): وہب بن منبہ نے فرمایا: ابلیس نے حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی سے کہا تم لوگوں کو کس سبب سے تکلیف پہنچی ہے، انھوں نے کہا: "اللہ کے مقدر کرنے سے" ابلیس نے کہا: تم میرے ساتھ چلو، وہ چل پڑیں، ابلیس نے ایک وادی میں ان کی تمام زائل نعمتوں کو دکھایا اور کہا: اگر تم میرا سجدہ کروگی تو یہ تمام چیزیں تم کو لوٹادوں گا، آپ نے کہا: میں اپنے شوہر سے اجازت لے لوں پھر آپ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو اس کی اطلاع دی، آپ نے فرمایا: **اب تو جان لے کہ وہ شیطان ہے، اگر تو نے اس کا مطالبہ پورا کیا تو ضرور میں تجھے سو کوڑے ماروں گا۔** (۲)

حضرت ذو الکفل علیہ السلام کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب:

حدیث نمبر (۵۰): حضرت ذو الکفل علیہ السلام کے بارے میں عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک نبی نے اپنی قوم سے فرمایا: تم میں کوئی ایسا ہے جو اس بات کی ذمہ داری لے کہ وہ غضبناک نہ ہو اور میرے ساتھ میرے درجے میں ہو اور میرے بعد قوم میں میرا نائب ہو؟ ایک نوجوان نے کہا: میں ان چیزوں کی ضمانت لیتا ہوں۔ اس نبی نے مذکورہ کلمات اس نوجوان کے سامنے دہرایا، نوجوان نے کہا: میں ذمہ داری قبول کرتا ہوں، جب وہ نبی وصال فرما گئے تو وہ نوجوان ان کا قائم مقام ہوا، ایک دن ابلیس ان کے پاس انھیں غضبناک کرنے آیا، انھوں نے ایک شخص سے فرمایا: اس کے ساتھ جاؤ، وہ گیا اور واپس آکر بتایا کہ اس نے کچھ نہیں دیکھا۔ دوبارہ پھر ابلیس آیا تو انھوں نے اس کے ساتھ دوسرے کو بھیجا اس نے واپس آکر اطلاع دی کہ میں نے کچھ نہیں دیکھا۔ جب تیسری مرتبہ ابلیس آیا تو انھوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا لیکن وہ نکل بھاگا، ان کا نام ذو الکفل اس

(۱) لقط المرجان، فصل تعرض الشيطان لأيوب عليه السلام، ص: ۲۰۰، مكتبة القرآن.

(۲) مرجع سابق.

وجہ سے پڑا کہ انھوں نے یہ ذمہ داری قبول کی تھی کہ غصہ نہ کریں گے۔

حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب:

حدیث نمبر (۵۱): وہیب بن ورد سے روایت ہے انھوں نے کہا: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ خبیث ابلیس، حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں آپ کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: تو جھوٹا ہے، تو مجھے نصیحت نہ کر البتہ اولاد آدم کے متعلق بتا، اس نے کہا: میرے نزدیک وہ تین طرح کے ہوتے:

(۱) ان کی پہلی قسم ہم پر بہت سخت ہے ہم اس قسم کے لوگوں کے پاس جاتے ہیں یہاں تک کہ انھیں فتنہ میں مبتلا کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں لیکن وہ توبہ واستغفار کر کے ہمارا کیا دھرا اکارت کر دیتے ہیں ہم دوبارہ ان کے پاس جاتے ہیں ہم ان سے ناامید نہیں ہوتے لیکن ہم اپنے مقصد میں کامیاب بھی نہیں ہوتے گویا ہم ان کی جانب سے سخت مشقت میں مبتلا رہتے ہیں۔

(۲) دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو ہمارے قبضہ میں اسی طرح ہوتے ہیں جیسے تمھارے بچوں کے ہاتھ میں گیند، ہم جہاں چاہتے ہیں ان کو پھیر دیتے ہیں۔

(۳) اور آخری قسم تو وہ آپ ہی کی طرح معصوم ہیں، ہم ان کی جانب سے کسی چیز پر قادر نہیں۔

حضرت یحییٰ نے فرمایا: کیا تو نے مجھ پر کبھی قابو پایا ہے، وہ کہنے لگا: نہیں، مگر ایک مرتبہ جب آپ کھانا کھانے جا رہے تھے میں نے آپ کے لیے اس کھانے کی لذت کو بڑھا دیا حتیٰ کہ آپ نے اپنی مقررہ مقدار سے زیادہ کھا لیا۔ اور اس رات آپ سو گئے اور جس طرح نماز ادا کرتے تھے اس طرح نہ کر سکے، آپ نے فرمایا: یقیناً میں کبھی پیٹ بھر کھانا نہیں کھاؤں گا، ابلیس نے کہا: یقیناً میں آپ کے بعد کسی نبی کو نصیحت نہ کروں گا۔ (۱)

حدیث نمبر (۵۲): عبداللہ بن خبیق سے مروی ہے انھوں نے کہا: حضرت یحییٰ

(۱) لقط المرجان، فصل تعرض الشیطان لیحییٰ علیه السلام، ص:۲۰۱، مکتبة القرآن.

بن زکریا علیہما السلام نے ابلیس سے ملاقات کی اور فرمایا: اے ابلیس! مجھے بتا کہ تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون لوگ ہیں، اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ کون ہیں، اس نے کہا: میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بخیل مسلمان ہیں، اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ فاسق سخی ہیں، آپ نے فرمایا: وہ کیسے؟ اس نے کہا: بخیل کا بخل مجھے کافی ہے اور فاسق سخی پر مجھے اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی سخاوت کی بنیاد پر معاف کردے اور اس کی سخاوت کو قبول کرے۔

پھر ابلیس یہ کہتا ہوا بھاگ گیا، کہ اگر آپ یحییٰ نہ ہوتے تو میں آپ کو کچھ نہ بتاتا۔[1]

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ شیطان کا مکروفریب:

حدیث نمبر (۵۳): سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم سے ابلیس نے ملاقات کی اور کہا: "آپ ربوبیت کے عظیم منصب پر فائز ہوئے، ماں کی گود میں آپ نے کلام کیا، حالاں کہ آپ سے پہلے اس طرح کسی نے بھی کلام نہ کیا"

حضرت عیسیٰ نے فرمایا: بلکہ ربوبیت اور عظمت اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے قوت گویائی عطا فرمائی، پھر وہ مجھے موت دے گا اس کے بعد پھر زندہ فرمائے گا۔

ابلیس نے کہا: "آپ ربوبیت کے عظیم درجے سے سرفراز ہوئے کیوں کہ آپ مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔"

آپ نے فرمایا: ربوبیت تو اس اللہ کے لیے ہے جو مجھے اور اسے جس کو میں نے زندہ کیا موت دے گا، پھر وہ مجھے زندہ کرے گا۔

ابلیس نے کہا: "قسم خدا کی آپ زمین وآسمان کے معبود ہیں"، راوی کا بیان ہے: **اس قول پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنے پروں کے ذریعہ اس کو ایک جھٹکا دیا جس کی وجہ سے وہ سورج کی پہلی کرن تک جا پہنچا، پھر دوسرا جھٹکا دیا تو وہ کیچڑ والے پانی**

(۱) لقط المرجان، فصل تعرض الشیطان لیحییٰ علیه السلام، ص: ۲۰۱، مکتبة القرآن.

میں جا پہنچا، پھر آخری جھٹکا دے کر اسے ساتویں سمندر میں داخل کر کے دھنسا دیا یہاں تک کہ اس نے کیچڑ کا مزا چکھ لیا، پھر وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلا، اے ابن مریم! جو تکلیف مجھے تم سے پہنچی ہے وہ کسی کو کسی سے نہ پہنچی ہوگی۔ (۱)

حدیث نمبر (۵۴): حضرت طاؤس نے فرمایا: شیطان نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا: اے ابن مریم! اگر آپ سچے ہیں تو اس بلند چوٹی پر چڑھ کر خود کشی کر کے دکھایئے۔

حضرت عیسیٰ نے فرمایا: تیرے لیے تباہی ہو، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے: "اے ابن آدم! تو مجھے اپنی ہلاکت کے ذریعہ نہ آزما، میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔" (۲)

حدیث نمبر (۵۵): حضرت ابوعثمان سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ کی چوٹی پر نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں آپ کے پاس ابلیس آیا اور اس نے کہا: آپ کا خیال ہے کہ ہر چیز قضا وقدر سے ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، ابلیس نے کہا: خود کو پہاڑ سے نیچے گرا دیجیے اور یہ کہیے کہ تقدیر کی بنیاد پر ہوا۔ آپ نے فرمایا: اے لعین! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتا ہے، بندوں کے لیے یہ روا نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو آزمائیں۔ (۳)

حدیث نمبر (۵۶): حضرت سعید بن عبدالعزیز نے بیان کیا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے ابلیس کی جانب دیکھا اور فرمایا: یہ دنیا کا سردار ہے، دنیا کی جانب نکلا اور دنیا ہی مانگا، دنیا کی کسی چیز میں مَیں اسے شریک نہیں کروں گا حتی کہ اس پتھر میں بھی جسے میں اپنے سر کے نیچے رکھتا ہوں، اور میں جب تک دنیا میں رہوں گا کبھی ہنسوں گا نہیں۔ (۴)

---

(۱) لقط المرجان، فصل تعرض الشیطان، لعیسیٰ علیه السلام، ص:۲۰۲، مکتبة القرآن.

(۲) لقط المرجان، فصل تعرض الشیطان، لعیسیٰ علیه السلام، ص:۲۰۲، مکتبة القرآن.

(۳) مرجع سابق

(٤) تلبیس ابلیس، الباب الثالث فی التحذیر من فتن ابلس و مکائده، ص:۳۱، بیروت.

حدیث نمبر (۵۷): حضرت ابن حلبس نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک شیطان دنیا کے ساتھ ہے، مال کے ساتھ اس کا مکر، خواہشات کے وقت اس کی تزئین اور شہوت کے وقت اس کی کامیابی ہے۔

محمد بن ادریس کی سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ البتہ حدیث کا آخری جز "خواہشات کے وقت اس کی کامیابی ہے" اس روایت میں نہیں ہے۔[1]

قارون کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب:

حدیث نمبر (۵۸): احمد بن ابوالحواری کہتے ہیں، میں نے ابوسلیمان اور ان کے سوا دوسروں سے سنا، انھوں نے کہا: قارون کے سامنے ابلیس ظاہر ہوا، راوی کہتے ہیں: قارون ایک پہاڑ پر چالیس سال تک عبادت میں مشغول رہا یہاں تک کہ عبادت کے معاملے میں وہ بنواسرائیل میں ممتاز ہوگیا۔ راوی کہتے ہیں: ابلیس نے قارون کے پاس اپنے چند شیاطین کو بھیجا لیکن وہ اس پر قدرت نہ پاسکے، تو وہ بذات خود قارون کے پاس آیا اور اس کے ساتھ عبادت کرنے لگا، قارون کبھی کبھی کھاتا پیتا لیکن یہ کچھ نہ کھاتا پیتا، اور وہ قارون کی قوت سے زیادہ عبادت و ریاضت کرتا، راوی کہتے ہیں: کہ قارون ابلیس کے سامنے جھک گیا، تو ابلیس نے اس سے کہا: اے قارون! میں اس سے راضی ہوا، تو بنواسرائیل کے جنازے اور جماعت میں حاضر نہ ہو، راوی نے کہا: پھر ابلیس نے قارون کو پہاڑ پر شب بیداری سے روکا، یہاں تک کہ اس کو گرجا گھر میں داخل کر دیا، راوی کہتے ہیں: بنواسرائیل کے لوگ ان کے پاس کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے ایک مرتبہ ابلیس نے قارون سے کہا: اے قارون! اگر ہم اس سے راضی ہیں تو ہم بنواسرائیل پر بوجھ بن گئے ہیں، قارون نے کہا: تو پھر بہتر کیا ہوگا؟ اس نے کہا: ہم ایک دن کمائیں اور جمعہ تک عبادت کریں، قاروں نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر ابلیس نے اس سے کہا: ہم اس سے راضی ہو گئے کہ نہ ہم صدقہ کریں گے اور نہ ہی کوئی کام کریں گے، تو قارون نے کہا: تو بہتر کیا ہوگا؟ ابلیس کہنے لگا ہم ایک دن عبادت کریں اور ایک دن کمائیں قارون نے اس طرح کرنا شروع کیا اور ابلیس اسے چھوڑ کر

(۱)　مرجع سابق، ص: ۳۰.

بھاگ گیا، اور قارون پر دنیا غالب آ گئی۔ (نعوذ باللہ من الشیطٰن و شرہ)
ہم شیطان اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

بندوں کے ساتھ شیطان کا مکروفریب:

حدیث نمبر (۵۹): حضرت حسن سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایک درخت کی عبادت کرتے تھے۔ ایک شخص اس کے پاس آ کر کہنے لگا: ضرور میں اِسے کاٹ دوں گا یہاں تک کہ ایک مرتبہ رضاے الٰہی کی خاطر اس درخت کو کاٹنے آیا، راستے میں شیطان اس سے انسانی صورت میں ملا اور کہنے لگا، کیا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر لوگ جس درخت کی عبادت کرتے ہیں میں اسے کاٹنا چاہتا ہوں، شیطان نے کہا: جب تو اس درخت کی عبادت نہیں کرتا تو اس کی عبادت سے تجھے کیا نقصان ہے، اس نے کہا: میں اسے ضرور کاٹوں گا، شیطان نے کہا: کیا تیرے لیے یہ بہتر نہ ہوگا کہ تو اس کو نہ کاٹے اور اس کے عوض ہر صبح تیرے تکیے کے پاس تجھے دو دینار ملیں۔ وہ کہنے لگا، اس کا ذمہ دار کون ہے؟ شیطان نے کہا: میں ذمہ دار ہوں، وہ شخص واپس ہو گیا، اور جب صبح ہوئی تو اپنے تکیے کے نیچے دو دنیار پایا، لیکن جب دوسری صبح ہوئی تو کچھ بھی نہ پا کر غضب ناک ہوا اور پھر درخت کاٹنے کے ارادہ سے نکل پڑا، اس مرتبہ شیطان اس کے سامنے اپنی اصل صورت میں ظاہر ہوا اور کہنے لگا: کہاں جا رہے ہو؟ اس نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ کے سوا جس درخت کی عبادت کی جاتی ہے اسے کاٹنے جا رہا ہوں، شیطان نے کہا: تو جھوٹا ہے، تو اس کو نہیں کاٹ سکتا۔ اس کے باوجود وہ اس کو کاٹنے کے لیے آگے بڑھا، اسی وقت زمیں اس کو لے کر دھنس گئی قریب تھا کہ وہ مر جائے، شیطان نے اس سے کہا: **تو جانتا ہے میں کون ہوں؟ میں شیطان ہوں، پہلی مرتبہ تو رضاے الٰہی کی خاطر اس درخت کو کاٹنے چلا تو میں نے دو دینار کے ذریعہ تجھے دھوکا دیا اور تو کاٹنے سے رک گیا۔ لیکن دوسری مرتبہ تو دینار کے لیے آیا ہے اسی وجہ سے میں تجھ پر قابو پا گیا۔**

ایک راہب کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب:

حدیث نمبر (۶۰): حضرت عبید بن رفاعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

بنو اسرائیل میں ایک راہب تھا شیطان نے ایک مرتبہ ایک لڑکی کو پکڑ کر اس کا گلا گھونٹ دیا اور اس کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس کی دوا فلاں راہب کے پاس ہے۔ گھر والے اس راہب کے پاس اپنی لڑکی لے کر گئے لیکن راہب نے اولاً قبول کرنے سے انکار کر دیا، پھر وہ لوگ اصرار کرنے لگے حتی کہ راہب لڑکی کو اپنے پاس رکھنے پر راضی ہو گیا، لڑکی راہب کے پاس رہنے لگی پھر شیطان راہب کے پاس آیا اور راہب کو زنا پر اکسایا یہاں تک کہ راہب نے اس کو حاملہ کر دیا، پھر شیطان اس کے پاس آیا اور کہنے لگا، اب تو آپ رسوا ہو جائیں گے۔

لہٰذا بہتر یہ ہے کہ تو اسے قتل کر دے اور جب اس کے گھر والے آئیں تو کہہ دینا کہ وہ اپنی فطری موت مر گئی ہے، راہب نے اس لڑکی کو قتل کر کے دفن کر دیا، اب شیطان اس لڑکی کے گھر والوں کے پاس آیا اور ان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ راہب نے تمھاری لڑکی کے ساتھ زنا کیا اور اسے قتل کر کے دفن کر دیا، شیطان کی بات پر لڑکی کے گھر والے راہب کے پاس اپنی لڑکی کی خبر لینے آئے، راہب نے جواب دیا، وہ تو مر گئی، انھوں نے راہب کو گرفتار کر لیا۔ **پھر شیطان راہب کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے ہی اس لڑکی کا گلا گھونٹا، میں نے ہی اس کے گھر والوں کو اسے تیرے پاس لانے کا مشورہ دیا، اور میں نے ہی تجھ کو اس معاملے میں پھنسایا ہے۔**

لہٰذا اگر تو میری اطاعت کرے تو نجات پا جائے گا پھر اس نے کہا: میرا سجدہ کرو، راہب نے دو سجدے کیے، اسی کے متعلق اللہ فرماتا ہے:

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ. (۱)

(۱) قرآن مجید، سورۃ الحشر، آیت:۱۶.

شیطان کی کہاوت **جب اس نے آدمی سے کہا کفر کر پھر جب اس نے کفر کر لیا،** بولا: میں تجھ سے الگ ہوں۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب ہے۔ (۱)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب:

حدیث نمبر (۶۱): حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ شریف میں سجدہ ریز تھے کہ اسی درمیان ابلیس آیا اور آپ کی گردن کو روندنا چاہا، تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنے پر کے ذریعہ اس کو زور کا جھٹکا دیا یہاں تک کہ وہ "اُردُن" میں جا کے گرا۔ (۲)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب:

حدیث نمبر (۶۲): حضرت زبیر فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی کہیں تشریف لے جا رہے تھے، راستے میں ان سے شیطان ملا اور جھگڑنے لگا۔ یہاں تک کہ ان دونوں نے آپس میں کشتی شروع کر دی۔ بالآخر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شیطان کو چت کر دیا۔ تو شیطان نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں تم کو ایک عجیب وغریب بات بتاؤں گا، صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا اور کہا: بتاؤ شیطان نے کہا: نہیں بتاؤں گا۔

راوی کہتے ہیں: دونوں پھر لڑنے لگے یہاں تک کہ صحابی نے دوبارہ اس کو چت کر دیا، وہ کہنے لگا: مجھے چھوڑ دو، میں آپ کو ایک عجیب وغریب بات بتاؤں گا، انھوں نے چھوڑ دیا اور کہا: بتاؤ۔ اس نے کہا: نہیں بتاؤں گا۔

راوی کہتے ہیں: تیسری مرتبہ بھی وہ دونوں لڑ پڑے یہاں تک کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سینہ پر سوار ہو گئے اور اس کا انگوٹھا چبانے لگے۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو، انھوں نے

---

(۱) تنبیه الغافلین، باب عداوة الشیطان و معرفة مکایده، ص:۳٤٦، پور بندر، گجرات.

(۲) دلائل النبوة لأبی نعیم، ج:۱، ص:۱۹۰، حدیث: ۱۳٦، دار النفائس، بیروت.

کہا: جب تک تو وہ عجیب وغریب چیز نہیں بتائے گا، میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ اس نے کہا: **وہ "سورۂ بقرہ" ہے، اس کی کسی بھی آیت کو شیطانوں کے بیچ پڑھ دیا جائے تو وہ بھاگ جائیں گے اور جس گھر میں اس کی تلاوت کی جائے اس میں کبھی شیطان داخل نہیں ہوں گے۔** لوگوں نے پوچھا، اے ابوعبدالرحمٰن! وہ کون سے صحابی تھے۔ انھوں نے کہا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سوا کون ہوں گے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب:

حدیث نمبر (۶۳): حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنات اور انسان سے جنگ کیا ہے، ان سے پوچھا گیا: آپ نے جنات اور انسان کے ساتھ کس طرح جنگ کیا، انھوں نے فرمایا: ایک سفر میں ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جگہ ہم نے قیام کیا، پھر میں نے اپنا مشکیزہ اور ڈول پانی لانے کے لیے لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سنو! پانی کے پاس ایک شخص آئے گا اور تمھیں پانی لینے سے منع کرے گا۔ (حضرت عمار فرماتے ہیں۔) جب میں کنویں کے منڈیر کے پاس پہنچا تو وہاں ایک سیاہ فام جنگجو شخص آیا اور کہنے لگا: "قسم خدا کی آج تم پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں لے سکتے"، اس کے بعد ہم دونوں میں کشتی ہونے لگی یہاں تک کہ میں نے اس کو چت کر دیا اور ایک پتھر کے ذریعہ اس کا منھ اور ناک توڑ دی پھر اپنا مشکیزہ بھر کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آیا۔ آپ نے فرمایا: کیا پانی کے پاس کوئی آیا تھا، میں نے کہا: ہاں، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ وہ کون تھا؟ میں نے کہا: نہیں! آپ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔ (۱)

عبداللہ بن حنظلہ اور شیطان:

حدیث نمبر (۶۴): محمد بن حوط سے مروی ہے (جو اشراف مدینہ میں سے ہیں) انھوں نے صفوان بن سلیم سے روایت کی، انھوں نے کہا: اہل مدینہ عبداللہ بن حنظلہ کے

(۱)　العظمة، ج:۵، ص:۱٦٤٧، باب ذكر الجن و خلقهن.

متعلق بیان کرتے ہیں کہ جس وقت وہ مسجد سے نکل رہے تھے شیطان ان سے ملا اور کہا:

اے ابن حنظلہ! کیا تم مجھے پہچانتے ہو، آپ نے فرمایا: ہاں! وہ کہنے لگا: میں کون ہوں؟ انھوں نے کہا: تو شیطان ہے۔ اس نے کہا: کیسے پہچانا؟ انھوں نے کہا: میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے نکلا، لیکن تجھے دیکھتے ہی میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو گیا تو میں سمجھ گیا کہ تو شیطان ہے، اس نے کہا:

اے ابن حنظلہ! تم نے صحیح پہچانا، میں تمھیں کچھ باتیں بتاتا ہوں اسے یاد رکھنا، انھوں نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ وہ کہنے لگا: سُن لو، **اگر اچھی بات ہوگی قبول کر لینا اور اگر بری بات ہوگی تو رد کر دینا۔ اس نے کہا: اے ابن حنظلہ! اللہ کے سوا ہرگز کسی سے کچھ نہ مانگنا اور غصے کے وقت خود پر قابو رکھنا۔**

(ابلیس اور مرنے والا) جانکنی کے وقت شیطان کی چال بازیاں:

حدیث نمبر (٦٥): حضرت عطا بن یسار نے فرمایا: ایک شخص کی جانکنی کے وقت اس کے پاس ابلیس آیا، اور اس نے کہا: اب تو مجھ سے نہیں بچے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شیطان کا مکر وفریب:

حدیث نمبر (٦٦): حسن سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا: بے شک ایک جن آپ کے لیے مکر وفریب اختیار کرتا ہے تو جب آپ اپنے بستر پر تشریف لے جائیں تو آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔ (١)

شعبی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک مرتبہ شیطان آیا اور جھگڑنے لگا دوبارہ پھر آیا اور جھگڑنے لگا تو میں نے اس کے حلق کو پکڑ لیا، تو قسم ہے اس رب کی جس نے حق کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا، میں نے اس کو اس وقت تک نہ چھوڑا جب تک اس کی زبان کی ٹھنڈک میرے ہاتھ میں نہ محسوس ہونے لگی،

(١) العظمة، ج:٥، ص:١٦٤٧، باب ذكر الجن و خلقهن.

اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو یقیناً وہ مسجد میں پڑا ہوتا۔ (۱)

شیطان کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جلانے ارادہ:

حدیث نمبر (٦٧): عبد الرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: ایک شیطان ہاتھ میں آگ کا شعلہ لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا، اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے قیام فرمایا اور "اعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم" پڑھا، اس کے باوجود وہ نہیں بھاگا، اتنے میں جبرئیل علیہ السلام خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا یہ پڑھو:

"اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَايُجَاوِزُهُنَّ بِرٌّوَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّمَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ"

میں زمین میں داخل ہونے والے، اس سے نکلنے والے، آسمان سے اترنے والے اس کی جانب چڑھنے والے اور شب وروز کے شر سے اللہ کے ان تمام کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں جن سے کوئی نیک وفاجر تجاوز نہیں کرسکتا۔

تو سرکار نے اس دعا کو پڑھا، شعلہ بجھ گیا اور وہ منھ کے بل گر پڑا۔ (۲)

حدیث نمبر (٦٨): یحییٰ بن ابوکثیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: انسان کے سینہ میں وسوسوں کا ایک دروازہ ہے، جس کے ذریعہ وسوسہ پیدا ہوتا ہے۔ (۳)

ملعون ہونے سے پہلے ابلیس کا نام:

حدیث نمبر (٧٠): ابوثنیٰ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: پہلے ابلیس کا نام **نائل** تھا، جب اس پر اللہ کی پھٹکار پڑی، اس کا نام شیطان رکھ دیا گیا۔

---

(۱) کنز العمال، الفصل الرابع، حدیث: ١٢٨٤.

(۲) سلاح الیقظان لطرد الشیطان، ج:١، ص:١٩.

(۳) الدر المنثور، فی التفسیر بالماثور، ج:٨، ص:٦٩٤، تفسیر سورہ ناس، دار الفکر، بیروت

کیا ابلیس اشراف ملائکہ سے تھا؟

حدیث نمبر (۷۱): ابن عباس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: پہلے ابلیس کا نام عزازیل تھا اور وہ چار پر والے افضل ملائکہ سے تھا، اس کے بعد راندۂ درگاہ ہو گیا۔ (۱)

حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس لعین کے درمیان مکالمہ:

حدیث نمبر (۷۲): حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت آدم علیہ السلام ہندوستان کی سرزمیں پر اتارے گئے، اس وقت ان کا سر آسمان کو چھو رہا تھا، زمین نے اپنے رب سے آدم علیہ السلام کے ثقل کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت ان کے سر پر رکھا تو وہ ستر گز کم ہو گئے اور حضرت آدم علیہ السلام اپنے ساتھ **کھجور، کیلا** اور **لیموں** لے کر آئے۔ تو جب وہ زمین پر تشریف لے آئے (شیطان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) اپنے رب سے عرض کیا: اے میرے رب تو نے اس کے اور میرے درمیان عداوت پیدا کر دی ہے تو اگر تو اس کے خلاف میری مدد نہیں کرے گا تو میں اس پر قادر نہ ہو سکوں تو اللہ نے فرمایا:

میں تم سے پیدا ہونے والے ہر بچے کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کر دوں گا، انھوں نے عرض کیا: اے رب کچھ اضافہ فرما دے۔ اللہ نے فرمایا: جب تک جسم میں روح رہے گی اس وقت تک اس کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا رہے گا۔ پھر عرض کیا: الٰہی اس پر کچھ اضافہ فرما دے۔ تو اللہ نے فرمایا: میں ایک گناہ پر ایک گناہ اور ایک نیکی پر اس کا دس گنا اجر یا جتنا میں چاہوں لکھوں گا۔ اس کے بعد ابلیس نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: اے رب یہ تیرا مکرم بندہ ہے، اگر تو اس کے خلاف میری مدد نہیں فرمائے گا تو میں اس پر قابو نہیں پا سکوں گا۔ تو اللہ نے فرمایا: آدم کے لڑکوں کے برابر تیرے بھی لڑکے ہوں گے۔ اس نے عرض کیا: اے رب اس پر کچھ اضافہ فرما دے۔ اللہ نے فرمایا: تو ان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑے گا اور ان کے

(۱) لقط المرجان، ص:۱۹۱، باب هل كان إبليس من الملائكة، مكتبة القرآن.

سینوں میں اپنا گھر بنالے گا۔ اس نے کہا: اے رب اس پر کچھ اضافہ فرما۔ تو اللہ نے فرمایا:
"اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ"(۱)
اور ان پر لام (لشکر) باندھ لا اپنے سواروں اور اپنے پیادوں کا اور ان کا ساجھی (شریک) ہو مالوں اور بچوں میں۔

حدیث نمبر (۷۳): حضرت علی بن حسین سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک شیطان انسان کے رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔(۲)

جنات سے اللہ تعالیٰ کے فرشتے مومنوں کی حفاظت کرتے ہیں:

حدیث نمبر (۷۴): حضرت ابو امامہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **ہر مومن بندہ کے ساتھ تین سو ساٹھ فرشتے مقرر ہیں** جو اس کی ان تمام چیزوں سے حفاظت کرتے رہتے ہیں جن پر وہ قدرت نہیں پاتا۔ **سات فرشتے انسان کی اسی طرح حفاظت کرتے ہیں جیسے موسم سرما میں شہد کے پیالے کو مکھیوں سے بچایا جاتا ہے۔** اگر وہ فرشتے ظاہر ہو جائیں تو تم انھیں ہر نرم اور سخت زمین پر ہاتھ کو پھیلائے ہوئے اور منھ کو کھولے ہوئے دیکھو گے۔ اگر بندہ ایک لمحہ کے لیے اپنی حفاظت کرنے پر مقرر کر دیا جائے تو شیاطین اسے اچک لیں گے۔(۳)

حدیث نمبر (۷۵): حضرت علی بن ابو طالب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہر بندہ کے لیے حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں ہر گرنے والی دیوار، کنویں میں گرنے اور ہر قسم کی مصیبت سے اس کی حفاظت کرتے ہیں، یہاں تک کہ جب تقدیر الٰہی آتی ہے تو وہ حفاظتی گروہ رخصت ہو جاتا ہے تو تقدیر جو اسے پہنچانا چاہتی ہے، اسے پہنچا دیتی ہے۔

---

(۱) قرآن مجید، سورة بنی اسرائیل، آیت:٦٣.

(۲) الصحیح لمسلم، کتاب السلام، باب بیان أنه یستحب لمن راء خالیا بارسداء الخ. ج:۲، ص:٢١٦، مجلس برکات، مبارکپور.

(۳) کنز العمال، الفصل الرابع، حدیث: ١٢٧٩.

شیطان کا سرمہ اور اُس کا تھوک:

حدیث نمبر (۷۶): سمرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً شیطان کا ایک سرمہ ہے اور تھوک ہے، جب انسان اس کا سرمہ لگا لیتا ہے تو اس کی آنکھیں ذکر الٰہی سے غافل ہو جاتی ہیں، اور جب وہ اس کا تھوک چاٹ لیتا ہے تو اس کی زبان فحش گو ہو جاتی ہے۔ (۱)

حدیث نمبر (۷۷): سالم بن عبداللہ نے کہا: حضرت ابوموسیٰ کے پاس حضرت عمر کی خبر تاخیر سے پہنچی، آپ کی بارگاہ میں ایک ایسی عورت کو لایا گیا جس پر شیطان آتا تھا۔ آپ نے اس سے حضرت عمر کے بارے میں پوچھا، وہ کہنے لگی: جب میرا شیطان آئے گا میں ان کے بارے میں بتاؤں گی، جب شیطان آیا عورت نے اس سے حضرت عمر کے بارے میں دریافت کیا، اس نے کہا: میں نے انھیں ایک چادر لپیٹے ہوئے صدقہ کے اونٹ کی نگہبانی کرتے ہوئے پایا **اور وہ ایسے شخص ہیں کہ جب بھی شیطان انھیں دیکھتا ہے اوندھے منھ گر جاتا ہے، فرشتہ ان کے سامنے ہوتا ہے اور روح القدس ان کی زبان سے گویا ہوتے ہیں۔**

تمت بعون الملك الوهّاب

(۱)　كنز العمال، حديث ١٢٣٤.

فہرست مآخذ ومراجع

نمبر شمار	کتب	مصنف	مطبع/ ناشر
(١)	كنز الإيمان فی ترجمة القرآن	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بن علامه نقی علی خاں (م: ١٣٤٠ھ)	مجلس برکات، مبارکپور، اعظم گڑھ
(٢)	الصحيح البخارى	إمام أبو عبد الله محمد بن إسماعيل بخاري عليه الرحمه (م: ٢٥٦ھ)	مجلس برکات، مبارکپور، اعظم گڑھ
(٣)	الصحيح لمسلم	إمام مسلم بن حجاج قشيرى عليه الرحمه (م: ٦٧١ھ)	مجلس برکات، مبارك پور اعظم گڑھ
(٤)	جامع الترمذي	إمام ابو عيسىٰ محمد بن عيسىٰ ترمذى عليه الرحمه (م: ٢٧٩ھ)	مجلس برکات، مبارکپور، اعظم گڑھ
(٥)	إرشاد الساري لشرح البخاري	احمد بن محمد بن ابي بكر القسطلانى (م:٨٤٠ھ)	المطبعة الكبرىٰ مصر
(٦)	إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة	احمد بن ابي بكر بن إسماعيل بوصيري (م:٨٤٠ھ)	المطبعة الكبرىٰ، مصر
(٧)	كنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال	علامه علاء الدين على متقى هندى عليه الرحمه (م: ٩٧٥ھ)	دارالوطن، رياض

(٨)	دلائل النبوة و معرفة أحوال صاحب الشريفه	ابوبكر بيهقى (م: ٤٥٨)	مؤسسة الرسالة
(٩)	دلائل النبوة لأبى نعيم	ابو نعيم اصبهانى (م: ٤٣٠ھ)	دارالكتب العلمية
(١٠)	مصنف عبد الرزّاق	ابوبكر عبد الرزّاق بن همام صنعانى (م: ٢١١ھ)	دارالنفائس، بيروت
(١١)	المعجم الكبير للطبراني	سليمان بن احمد طبرانى (م: ٣٦٠ھ)	المجلس العلمى، بيروت
(١٢)	الدر المنثور فى التفسير بالمأثور	جلال الدين سيوطى (م: ٩١١ھ)	مكتبه ابن تيميه، قاهره
(١٣)	لقط المرجان فى أحكام الجان	جلال الدين سيوطى (م: ٩١١ھ)	مكتبة القرآن، قاهره
(١٤)	تلبيس ابليس	ابو الفرج ابن جوزى (م: ٥٩٧ھ)	مكتبة القرآن، قاهره
(١٥)	العظمة	ابو شيخ اصبهانى (م: ٣٠٩)	دارالفكر، بيروت
(١٦)	تنبيه الغافلين بأحاديث سيد المرسلين	نصر بن محمد بن ابراهيم سمر قندى (م: ٣٧٣ھ)	مركز اهلِ سنت پور بندر
(١٧)	سلاح اليقظان لطرد الشيطان	عبد العزيز بن محمد سلمان	
(١٨)	سير أعلام النبلاء	شمس الدين محمد بن احمد ذهبى (م: ٧٤٨ھ)	دارالفكر، بيروت
(١٩)	الجرح والتعديل	ابو محمد عبد الرحمٰن بن ابو حاتم رازى (م: ٣٢٧ھ)	دارالكتب العلمية، بيروت، لبنان

(٢٠)	تاريخ بغداد	ابوبكر احمد بن على خطيب بغدادى (م: ٤٦٣ھ)	دارالكتب العلمية، بيروت، لبنان
(٢١)	تهذيب الكمال فى أسماء الرجال	ابو الحجاج جمال الدين مزنى (م: ٧٤٢ھ)	دارالكتب العلمية، بيروت لبنان
(٢٢)	تقريب التهذيب	ابو الفضل احمد بن على بن حجر عسقلانى (م: ٨٥٢ھ)	دارالفكر، بيروت
(٢٣)	منصف ابن أبي شيبه	ابوبكر عبد الله بن محمد بن ابى شيبه (م: ٢٤١ھ)	مكتبة الرشد، رياض
(٢٤)	مسند أحمد بن حنبل	ابو عبد الله بن محمد بن حنبل (م: ٢٤١ھ)	موسسة قرطبة، قاهره
(٢٥)	مسند أبي يعلى	ابو يعلى احمد بن على موصلى (م:٣٠٧ھ)	دارالمامون للتراث دمشق